REGD NO P 67

رجسٹرڈ نمبر ایل ۶۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ چھ روپے
ششماہی ۵۰-۳
ممالک غیر ۵۰-۷ روپے
فی پرچہ ۱۳ نئے پیسے

جلد ۸ | ۳ تبوک ۱۳۳۸ ہش | ۲۸ صفر ۱۳۷۹ھ | ۳ ستمبر ۱۹۵۹ء | نمبر ۳۶

گورداسپور میں شری کرشن جی کے مناقب پر جماعت احمدیہ کی طرف سے تقریر!

گورداسپور مورخہ ۲۵ اگست آج یہاں گیتا بھون میں جنم اشٹمی کے تہوار کے موقعہ پر شری کرشن جی مہاراج کے مناقب پر ایک جلسہ مقامی ہندوؤں نے منعقد کیا۔ جس میں چوہدری سورج مل صاحب وزیر پنجاب اور شری نہری لیش ڈپٹی وزیر خاص دعوت پر چنڈی گڑھ سے آکر شریک ہوئے۔ جملہ انتظامات شری بھکھیر چند لال صاحب ایم۔ ایل۔ اے نے نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیئے۔

اس موقعہ پر منتظمین نے جماعت احمدیہ قادیان سے خاص طور پر درخواست کی کہ وہ شری کرشن جی کے سوانح و سیرت پر تقریر کرنے کے لئے اپنا نمائندہ بھجوائیں۔

چنانچہ مرکز سلسلہ کی طرف سے مکرم سید عبدالحی صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام کی قیادت میں محمد عمر صاحب مالاباری متعلم جامعہ احمدیہ اور چوہدری شمیم الحق صاحب گورداسپور بھجوایا گیا اسی تقریب میں زیادہ تر پروگرام گیتوں وغیرہ کا تھا۔ محمد عمر صاحب نے پندرہ منٹ تک اسلامی تعلیم کو پیش کرتے ہوئے ان من امۃٍ الا خلا فیھا نذیر اور ولکل قومٍ ھادٍ کی تعلیم پر روشنی ڈالی۔ اور اسلام کی عالمگیر وسیع المشربی اور رواداری کو واضح کیا اور اس ضمن میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کان فی الھند نبیاً اسود اللون اسمہ کاھنا کو بیان کیا۔ نیز اسی اسلامی تعلیم کی توضیح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ نے جو تعریف شری کرشن جی مہاراج کی لیکچر سیالکوٹ اور پیغام صلح میں فرمائی ہے۔ اس کو بیان کیا۔ عزیز محمد عمر صاحب کی تقریر جملہ حاضرین نے جن کی تعداد تین ہزار کے قریب تھی بہت توجہ اور انہماک سے سنی اور تقریر کے اختتام پر صدر جلسہ نے خاص طور پر جماعت احمدیہ اور اس کے مقرر کا شکریہ ادا کیا۔

شری پیش جی ڈپٹی وزیر اور پروفیسر ہیرانند صاحب چنڈی گڑھ نے بھی تقریریں کیں۔ اس موقعہ پر احباب جماعت نے سلسلہ کا لٹریچر بھی معززین میں تقسیم کیا۔

کھانے اور رہائش کا انتظام منتظمین جلسہ کی طرف سے تسلی بخش طور پر کیا گیا۔

(نامہ نگار)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳۱ راگست۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی بذریعہ تار اطلاع فرماتے ہیں کہ:-

"حضرت اقدس کی طبیعت تاحال تسلی بخش نہیں۔ حضور بے چینی محسوس فرماتے ہیں۔ اور جلد ربوہ واپس تشریف لارہے ہیں"

احباب جماعت اپنے محبوب آقا کی صحت کاملہ و عاجلہ و درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں اللہ تعالےٰ اپنے خاص فضل سے حضور کو جلد صحت یاب فرماکر کام کرنیوالی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

قادیان ۲۷ راگست آج بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں زیر صدارت محترم جناب سید عبدالحی صاحب ہیڈماسٹر تعلیم الاسلام مڈل سکول قادیان مقامی مجلس خدام الاحمدیہ کا ماہانہ اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں محمد عمر صاحب مالاباری اور مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب فاضل نے جماعت کے تبلیغی اور تربیتی امور پر روشنی ڈالی اور صدر جلسہ نے زریں نصائح سے نوازا۔

قادیان یکم راگست محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمدللہ

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

بتاریخ ۱۶ ستمبر ۱۹۵۹ء

حسب دستور سابق امسال جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانے کیلئے مورخہ ۱۶ ستمبر ۱۹۵۹ء کی تاریخ مقرر کیگئی ہے۔ جملہ صدر صاحبان اور سکرٹریانِ تبلیغ کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اس دن اپنے یہاں پبلک جلسہ کا اہتمام کریں سیدنا و مولانا حضرت رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ سے اپنے مسلم و غیر مسلم احباب کو واقف و آگاہ کریں اور اس پاک موضوع پر انہیں بھی اپنے خیالات کے اظہار کا موقعہ مہیا کریں تا دنیا کے اس محسن اعظم کے متعلق عوام میں پھیلی ہوئی غلط فہمیاں دور ہوں۔

اس موقعہ پر لٹریچر تقسیم کرنے کے لئے ڈاک خرچ بھجوا کر دفتر ہذا سے مناسب لٹریچر منگوالیا جائے۔ اور بعد انعقاد جلسہ اسکی کارروائی کی رپورٹ نظارت ہذا میں ارسال فرمائیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ایک افریقن احمدی کی بمبئی میں آمد!

احمدیہ مسلم مشن بمبئی ۲۸ راگست ۵۹ء

آج افریقن احمدی کی آمد سے نماز جمعہ کی رونق دوبالا ہوگئی۔ پہلے آپ کا لباس احباب جماعت کی توجہ کا مرکز بنا پھر آپ کی اعلیٰ شخصیت۔

نماز کے بعد تمام احباب نے نہایت اخلاص و محبت سے آپ کو خوش آمدید کہا۔ یہ حبشی بھائی جو دوسری اذان کے وقت مسجد میں داخل ہوئے تھے۔ جماعت سے مل کر بہت خوش ہوئے۔

... نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ میرا نام اسمٰعیل ہے۔ میں نائیجیریا کا رہنے والا ہوں۔ اور وہاں کا ہیلتھ کنٹرولر آفیسر ہوں۔ مجھے اپنی گورنمنٹ نے اس غرض سے ہندوستان بھیجا ہے کہ یہاں اس وقت ملیریا کے لئے جو کوششیں ہو رہی ہیں ان کا مطالعہ کروں۔

میں پہلے نائیجیریا سے دہلی آیا۔ دہلی اور اس کے اطراف کا دورہ کرنے کے بعد مغربی بنگال گیا۔ وہاں سے دامودر ویلی پروجیکٹ دیکھتا ہوا میسور آیا۔ میسور سے شموگہ گیا۔ وہاں جوگ فال دیکھا۔ پھر بنگلور پہنچا بنگلور سے بمبئی آیا۔ ایک ہفتہ تک بمبئی اور اسکے مضافات کا دورہ کرنے کے بعد آج رات کو نیردبی کے لئے روانہ ہو رہا ہوں۔ وہاں سے نائیجیریا جاؤں گا۔

... اس افریقن بھائی نے ... کلام جاری رکھتے ہوئے کہا کہ مجھے بھائیوں سے ملنے کا بڑا اشتیاق تھا۔ مگر پروگرام کی تنگی کے باعث کلکتہ ... اور کسی جماعت سے نہ مل سکا۔

نماز کے بعد قریباً ڈھائی گھنٹہ تک ہمارے یہ احمدی بھائی مختلف امور پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے رہے ... گفتگو نہایت شگفتہ اور ... جماعت محبت اور جذبوں کے بارے اتنی دیر تک نہایت دلچسپی سے بیٹھے رہے۔

مذاہب عالم میں اس وقت احمدیت کا جو مقام ہے۔ آپ نے اس پر ایک معلوماتی تقریر کی۔ اپنے عہدہ کی بنا پر ہر طبقہ اور ملک کے لوگوں سے ملنے کا جو موقعہ ملتا ہے۔ اس کے تاثرات بھی بیان کئے۔ آپ کی تقریر سے معلوم ہوتا تھا کہ احمدیت کے ایک نڈر اور پرجوش سپاہی ہیں۔

دوستوں نے آپکی تقریر نہایت دلچسپی سے سنی اور محسوس کیا کہ اسلام کا خدا کالے اور گورے کو نہیں دیکھتا۔ وہ جسکو چاہتا ہے اپنے فضل سے اپنی محبت ... دیتا ہے آخر حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی تو حبشی ہی تھے۔

دو دوست ... گھنٹے کی صحبت سے بعد ... رخصت ہوگئے ... اور ... سلسلہ ... ضروری ... آپکو دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا" ... یہ الہام ... دنیا کے کن ... کناروں تک ... پورا ہوا۔

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کیلئے دعائے خاص کی تحریک

هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ط

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بیماری کے متعلق احباب جماعت کو اخبار الفضل کے ذریعہ روزانہ اطلاع پہنچ رہی ہے۔ مگر کچھ عرصہ ہوا یہ محسوس کیا گیا تھا کہ یہ مختصر سی اطلاع جماعت کی تسلی کے لئے کافی نہیں ہوتی۔ چنانچہ جماعت کا ایک حصہ تو اس غلط فہمی میں مبتلاء ہو رہا تھا کہ خدا کے فضل سے حضرت صاحب کی حالت تسلی بخش ہے اور کوئی فکر کی بات نہیں اور دوسرا حصہ یہ محسوس کر رہا تھا کہ حضور کی صحت کی اصل حقیقت کو جماعت سے چھپایا جا رہا ہے۔ ان حالات میں میں نے عزیز ڈاکٹر مرزا منور احمد کو مشورہ دیا کہ وہ ایک مفصل بیان کے ذریعہ جماعت کو صحیح صحیح حالت سے مطلع کرنے کی کوشش کریں تا ایک طبقہ کی یہ غلط فہمیاں دور ہو جائیں اور جماعت کو دعاؤں کی طرف بیش از بیش توجہ پیدا ہو۔ چنانچہ مرزا منور احمد نے (خدا انہیں جزائے خیر دے انہوں نے حضور کی موجودہ بیماری میں بے حد محنت اور محبت سے کام کیا ہے) ایک مفصل بیان لکھ کر مجھے دکھانے کے بعد الفضل میں شائع کرا دیا اور اس کے ذریعہ جماعت کافی حد تک حضور کی بیماری کی حقیقت سے آگاہ ہو گئی اور مجھے یقین ہے کہ جماعت کے مخلصین نے زیادہ توجہ اور زیادہ درد و الحاح کے ساتھ دعائیں شروع کر دی ہونگی۔

اب حضور کو ڈاکٹری مشورہ کے ماتحت علاج کی غرض سے کراچی لے جانے کی تجویز ہے بلکہ اغلب ہے کہ اس نوٹ کے چھپنے تک حضور کراچی کیلئے روانہ ہو چکے ہوں گے یا پہنچ چکے ہوں گے۔ دوستوں کو خاص توجہ سے دعا کرنی چاہیئے کہ ہمارا رحیم و کریم آسمانی آقا اپنے فضل و کرم سے حضور کے اس سفر کو مبارک کرے اور حضور کو شفایاب کر کے مرکز سلسلہ میں واپس لائے آمین یا ارحم الراحمین۔ مگر میں اس نوٹ کے ذریعہ جماعت کو پھر ہوشیار کرنا چاہتا ہوں کہ حضور کی بیماری اور موجودہ حالت حقیقتہً تشویشناک ہے۔ اس بیماری میں حضور کے نظامِ عصبی کو کافی دھکا لگ چکا ہے۔ جیسا کہ عزیز مرزا منور احمد نے لکھا تھا عموماً دو صورتوں میں ظاہر ہوا ہے (اوّل) حضور کا حافظہ جہاں تک قریب کے زمانہ کی باتوں کا تعلق ہے بہت کمزور ہو چکا ہے اور مرض نسیان کا غلبہ ہے جس کی وجہ سے حضور ایک بات کو بار بار دہراتے اور بار بار پوچھتے ہیں اور پھر بھول جاتے ہیں البتہ دور کے زمانہ میں گزری ہوئی باتیں بالعموم ذہن میں مستحضر رہتی ہیں (دوم) جذبات یعنی (Emotions) پر کنٹرول بہت کمزور ہو گیا ہے جس کے نتیجہ میں اکثر جذباتی باتوں پر حضور کو رقت آ جاتی اور آواز بھرا جاتی ہے اور ایسے جذبات جن کو حضور نے اپنی قوتِ ضبط سے لمبے عرصہ سے اپنے دل میں دبا رکھا تھا ابھر ابھر کر باہر آتے ہیں مثلاً آجکل حضور قادیان کو بے حد یاد کرتے ہیں اور وہاں جانے کی شدید آرزو رکھتے ہیں۔ اسی طرح حضرت اُم المومنین نور اللہ مرقدہا اور بعض وفات یافتہ بزرگوں اور دوستوں اور عزیزوں کو بھی بہت یاد کرتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

اس کے علاوہ جسمانی کمزوری بھی دن بدن بڑھ رہی ہے اور خصوصاً بایاں ہاتھ بہت کمزور ہو گیا ہے اور آجکل چلنے پھرنے سے عملاً معذور ہو چکے ہیں اور اس کے لئے دل میں رغبت بھی نہیں پیدا ہوتی اور غذا بھی بہت کم ہو گئی ہے لیکن خدا کے فضل سے اب بھی دینی کاموں اور خصوصاً تبلیغی معاملات میں بے حد دلچسپی لیتے ہیں۔ اور ملاقات کے وقت متعلقہ اصحاب سے خود سوال کر کر کے تبلیغی امور کے متعلق دریافت فرماتے رہتے ہیں اور اس کمزوری کے باوجود روزانہ چند منٹ کے لئے تفسیر کبیر کے نوٹ بھی سنتے اور مناسب موقعہ پر اصلاح فرماتے ہیں اور دُنیا میں اسلام اور صداقت کی اشاعت کا بے پناہ جذبہ رکھتے اور اسے بار بار ظاہر فرماتے ہیں اور کبھی کبھی صدر انجمن احمدیہ کے ناظروں اور تحریک جدید کے وکیلوں کو بعض مختصر سے کاغذات کے پیش کرنے کا موقعہ بھی مل جاتا ہے۔

لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ دن بدن حضور کی صحت اور جسمانی طاقت گرتی چلی جاتی ہے۔ اور ڈاکٹری لحاظ سے حالت قابلِ فکر ہے اور حق یہ ہے کہ گو اس وقت ڈاکٹروں کے مشورہ سے حضور کو کراچی لے جایا جا رہا ہے مگر ہمارا دل خائف ہے کہ اللہ تعالےٰ خیریت سے لے جائے اور خیریت سے لائے۔

بعض دوست اپنے اخلاص میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض الہامات لکھ کر یا اپنی بعض خوابیں بیان کر کے امید کے پہلو کو غالب اور نمایاں کر کے دکھانا چاہتے ہیں یہ ان کے محبت و اخلاص کا دلکش مظاہرہ ہے اور خدا کرے کہ ایسا ہی ہو اور مومنوں کا ہر حال فرض ہے کہ وہ امید کا دامن نہ چھوڑیں) لیکن ایسے دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ الہاموں اور خوابوں کی حقیقی تعبیر صرف خدا ہی جانتا ہے۔ اسلئے دعاؤں میں ہرگز ہرگز غافل نہیں ہونا چاہیئے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے اپنی پینتالیس سالہ قیادت میں جس غیر معمولی رنگ میں جماعت کو سنبھالا اور ترقی دی ہے اور پھر اس طویل عرصہ میں جس غیر معمولی رنگ میں خدا تعالےٰ نے قدم قدم پر حضور کی نصرت فرمائی ہے وہ ایک معجزہ سے کم نہیں پس اس وقت جبکہ یہ مظفر و منصور انسان ایک تشویشناک بیماری میں مبتلا ہو کر بستر علالت پر پڑا ہے جماعت کے سب بڑے اور چھوٹے لوگوں کا اولین فرض ہے کہ اسے اپنی خاص بلکہ خاص الخاص دعاؤں میں مقدم کریں۔ قرآن فرماتا ہے هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ اور اسکے ساتھ یہ تنبیہ بھی فرماتا ہے کہ فَبِاَیِّ اٰلَاءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَان۔

کوئی کہہ سکتا ہے کہ سلسلہ خدا کا ہے اور وہ ہر حال میں اس کی نصرت فرمائیگا اور یہ زید بکر عمر کا سوال نہیں۔ یہ درست ہے کہ سلسلہ خدا کا ہے اور وہ اس کی نصرت فرمائیگا مگر یہ خیال کہ زید بکر عمر کا سوال نہیں سنت اللہ سے جہالت کا نتیجہ ہے۔ کیا حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کے وقت میں خدا وہی نہیں تھا جو ہمارے آقا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں تھا تو پھر کیا ان نبیوں کو وہ نصرت حاصل ہوئی؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ بات یہ ہے کہ جیسا کہ قرآن مجید کی آیت کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍ میں اشارہ فرمایا ہے گو خدا ایک ہی ہے مگر اسکی تجلی مختلف انسانوں کے ظرف کے مطابق مختلف صورتوں میں ظاہر ہوا کرتی ہے دیکھو ایک ہی آلہ نشر یعنی براڈکاسٹنگ سٹیشن ہے ایک ہی طاقت سے آواز نکلتی ہے مگر کیا اسے مختلف ریڈیو سیٹ ایک ہی طاقت کیساتھ ظاہر کرتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ آواز ایک ہونے کے باوجود مختلف ریڈیو سیٹ اس آواز کو اپنی اپنی طاقت کے مطابق فضا میں پھیلاتے ہیں کوئی کمزوری میں کم کر کے دبا جاتا ہے اور دوسرا اُسی آواز کو اس طرح ابھارتا ہے کہ سارا فضا گونجنے لگ جاتی ہے پس یہی خدائی تجلی کا حال ہے کہ گو خدا ایک ہے مگر اسکی تجلی مختلف انسانوں کے ظرف کے مطابق بدل جاتی ہے۔

پس دوستوں میں پھر کہتا ہوں کہ وقت کی نزاکت کو پہچانو جماعت پر یہ ایک بہت نازک وقت ہے کہ جبکہ وہ اپنی موعودہ ترقی کے دور کے قریب پہنچ رہی ہے یہ وقت جیسا کہ قرآن نے سورہ نصر میں بیان کیا ہے خدائی جماعتوں کی بڑی نازک گھڑی ہوا کرتا ہے جبکہ جماعتی قیادت میں ذرا سی کمزوری یا غلطی انکی ترقی کو پیچھے ڈال دیتی ہے جیسا کہ حضرت موسیٰ کی قوم کی کمزوری نے انکے موعودہ فتح کے دن کو پیچھے ڈال دیا اور وہ چالیس سال تک بیابان میں سرگرداں رہے پس اس نازک گھڑی میں ہوش میں آؤ اور قرآن کے الفاظ میں یہ سمجھتا ہوا کہ هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ تَبَارَکَ اسْمُ رَبِّکَ ذِی الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۰؍ اگست ۱۹۵۹ء

یوم تحریک جدید

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

مجھے معلوم ہوا ہے کہ مجلس تحریک جدید ربوہ جماعت میں تحریک جدید کے مقاصد کے متعلق یاد دہانی کرانے کی غرض سے یوم تحریک منا رہی ہے۔ اور مجھ سے خواہش کی گئی ہے کہ میں بھی اس موقعہ پر ایک مختصر سا پیغام لکھ کر اس تقریب سعید میں حصہ لوں۔

سو میرا پیغام یہی ہے کہ تحریکِ جدید ایک نہایت ہی مبارک تحریک ہے۔ جس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے جماعت میں غیر معمولی قربانی کی روح پھونکی ہے۔ اور آج اس مبارک تحریک کی برکت سے ساری آزاد دنیا میں تبلیغ اسلام کا ایک وسیع نظام قائم ہو چکا ہے۔ جو خدا کے فضل سے ہر سال وسیع سے وسیع تر ہوتا جاتا ہے۔

اس نظام کا ایک خاص پہلو مالی قربانی سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ نظام طوعی ہے۔ اور ہر چندہ دینے والے کے ذاتی اخلاص اور ذاتی حالات پر چھوڑا گیا ہے۔ مگر اس چندہ کے نتیجہ میں اتنا عظیم الشان کام ہوا ہے۔ اور ہو رہا ہے کہ دل چاہتا ہے کہ کوئی احمدی بھی اس سے باہر نہ رہے۔ اس مبارک تحریک کا نظارہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک خاص رویا میں دکھایا گیا تھا جبکہ آپ نے خواب میں خدا تعالیٰ سے ایک لاکھ فدائی خدمتِ اسلام کے لئے مانگے۔ مگر خدا کی طرف سے جواب ملا تھا۔ کہ پانچ ہزار آدمی ملیں گے جس پر آپ نے خواب میں ہی فرمایا کہ کم من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة باذن الله یعنے اللہ تعالیٰ اس تھوڑی تعداد میں ہی برکت دے گا۔ کیونکہ خدا کی نصرت سے کئی چھوٹی جماعتیں بڑے بڑے گروہوں پر غالب آ جایا کرتی ہیں۔ اور یہی عملاً ہو رہا ہے۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ اس زمانہ میں نصرتِ دین کا خاص پہلو دین کے لئے مالی قربانی سے تعلق رکھتا ہے۔ اور یہ وہی چیز ہے جس کی طرف ذوالقرنین والے قصہ میں قرآن مجید میں اٰتونی زبر الحدید کے الفاظ میں اشارہ کیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ ذوالقرنین جو دو صدیوں کو پانے والا ہوگا۔ دین کی خدمت کے لئے لوگوں سے "لوہے کے ٹکڑے" مانگے گا۔ تا ان کے ذریعہ سے وہ دین کی چار دیواری کو اچھی طرح مضبوط کر دے۔ یہ "لوہے کے ٹکڑے" ہی چندہ ہے۔ جو جماعت سے اسلام اور احمدیت کی خدمت کے لئے لیا جاتا ہے۔ اور اس چندہ کو لوہے کے ٹکڑوں کا نام دینے میں یہ اشارہ کرنا مقصود ہے۔ کہ تم بظاہر ایک حقیر سی چیز دیتے ہو۔ مگر خدا اس کے ذریعہ سے ایک بھاری کام لینے کا ارادہ رکھتا ہے۔ سو دیکھو کہ کس طرح آج یہی "لوہے کے ٹکڑے" بجلی کے شکاریوں کی طرح اسلام کے مقدس جال کو دنیا بھر میں پھیلانے کا موجب بن رہے ہیں۔ اور اٰتونی افرغ علیه قطراً سے مخلص وقف شدہ کارکن مراد ہیں۔ جو چندہ کی قربانی کے ساتھ مل کر گویا ایک آہنی دیوار کا کام دیتے ہیں۔ جس میں کوئی شخص نقب نہیں لگا سکتا۔

سو دوستو! میرا پیغام یہی ہے کہ اس خدمت کے زمانہ کو غنیمت جانو۔ خدا نے چودہ سو سال کے بعد اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے یہ مبارک نظام قائم کیا ہے اسے غنیمت سمجھو کہ:۔

"پھر خدا جانے کہ کب آئیں یہ دن اور بہار"

تم سمجھو یا نہ سمجھو۔ مگر تم اس ذریعہ سے اپنے لئے یقیناً جنت کا دروازہ کھول رہے ہو۔ اور تمہاری آئندہ نسلیں اس کے نتیجہ میں خدا کی عظیم الشان برکتوں سے نوازی جائیں گی۔ بشرطیکہ وہ بھی اس روح پر قائم رہیں۔ دیکھو اگر انسان جانوروں کی طرح اپنی ساری آمدن کھانے پینے اور کپڑے بنوانے اور دوسری دنیا کی چیزوں میں ضائع کر دے۔ اور صرف لذاتِ نفسانی کا عیش منانے میں غرق رہے۔ تو اس میں اور ایک حیوان میں کیا فرق باقی رہتا ہے۔ اسی لئے خدا نے سورۃ تین میں فرمایا ہے۔ کہ ہم نے تو انسان کو بہترین صلاحیتوں کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ مگر بعض اوقات وہ ان صلاحیتوں کو بھلا کر خود اسفل سافلین میں جا گرتا ہے

تم یقیناً ایک قربانی کرنے والی جماعت ہو۔ مگر ابھی تمہاری قربانی دنیا کو فتح کرنے کے معیار کو نہیں پہنچی۔ پس میں کہتا ہوں کہ:۔

نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

اسلام نے وصیت کے معاملہ میں ایک تہائی کی حد مقرر کر کے اسی طرف اشارہ کیا ہے۔ کہ سچے مومنوں کو تو اس حد تک ضرور پہنچنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور یہ حد مرنے کے بعد کے لئے ہے۔ ورنہ حضرت ابوبکرؓ نے تو رسول پاکؐ کی ایک وقتی تحریک پر اپنی زندگی میں سارا مال آپ کے قدموں میں لا ڈالا تھا۔ تم بھی اٰخرین منهم کے قرآنی وعدہ کے مصداق ہو۔ تم میں بھی ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ پیدا ہونے چاہئیں۔ کہ اس کے بغیر دجالی طاقتوں کا سر کچلنا مشکل ہے۔

وما ذالك على الله بعزيز

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمدؐ

ربوہ ۲۲ اگست ۱۹۵۹ء

تحریک جدید کا مجاہد اپنے امام کے حضور

خدا کی راہ میں مالی جہاد کی تحریک
ہے تیرے عزم و فراست کی اک چمکتی دلیل

ہزار ہا خشک زمینوں کو کر گیا سیراب
یہ قطرہ قطرہ کہ دریا میں ہو گیا تبدیل

زمیں کے تیرہ کنارے بھی ہو گئے روشن
کہاں کہاں تیری تبلیغ کی گئی قندیل

دیار جن میں تھی رقصاں جرس کلیسا کی
اذانیں ان کی فضاؤں میں ہو گئیں تحلیل

وہاں وہاں ہوئیں آباد مسجدیں اپنی
جہاں خدا کا تصور بھی تھا جنوں کی دلیل

یہ ان غریبوں کی قربانیوں کا ثمرہ ہے
سمجھتے ہیں جنہیں اہلِ جہاں حقیر و ذلیل

اگرچہ شاہ بھی آئیں کے فرطِ زر لے کر
گراں ہے اس زر و گوہر پہ یہ متاعِ قلیل

وفورِ شکر سے ناہید بھی ہے سر بسجود
شریکِ قافلہ ہے یہ بفضلِ ربِ جلیل

ترے ایاز ہیں محمود منتظر تیرے
اشارہ چاہیئے کچھ اور انہیں ہے تعمیل

عبدالمنان ناہید

سلسلہ کی مالی ضروریات
اور
احباب جماعت کا فرض

از مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال قادیان

سلسلہ کے جملہ کاموں کی سر انجام دہی کے لئے جہاں صدر انجمن احمدیہ قادیان کی ذمہ داری ہے وہیں تمام جماعتوں کے عہدہ داران اور احباب بھی اس میں شریک ہیں۔ اور جب تک مرکز اور جماعتوں میں تعاون اور اشتراک عمل کا پورا احساس نہ ہو۔ اس وقت تک صحیح رنگ میں دینی ذمہ داریوں کی ادائیگی ممکن نہیں ہو سکتی۔ اسی غرض کو مدنظر رکھتے ہوئے دوستوں کی اطلاع کے لئے مرکز کی مالی پوزیشن بجٹ چندہ جات کی نسبتی آمد اور مرکز کی ضروریات کے متعلق بعض مختصر کوائف ذیل میں درج کئے جاتے ہیں تاکہ ان کی روشنی میں دوستوں کو صحیح پوزیشن معلوم ہو سکے۔ اور ہماری کوششوں میں جو کمی رہ گئی ہے اُسے پورا کرنے کے لئے تمام احباب جماعت جلد از جلد متوجہ ہو سکیں

سالانہ متوقع بجٹ آمد لازمی چندہ جات

سنہ ۱۹۵۹-۶۰ء ۱۱۶۰۰۰ — ۰۰

متوقع نسبتی آمد سہ ماہی اول مئی تا جولائی

۲۹۰۰۰ — ۰۰

اصل آمد سہ ماہی اول

۲۱۷۶۹ — ۹۶

کمی آمد بمقابل نسبتی بجٹ

۷۲۳۰ — ۰۴

علاوہ ازیں گذشتہ سالوں میں متوقع بجٹ آمد کے مقابل پر اصل آمد کم ہونے کے باعث موجودہ مالی سال کے شروع میں صدر انجمن احمدیہ کی پوزیشن خزانہ مبلغ ۲۱–۱۰۱۰۰ روپے منفی تھی۔ یعنی صدر انجمن احمدیہ پر اس قدر روپے قرضہ تھا۔ جو کہ ناگزیر اخراجات کو چلانے کے لئے متفرق امانتوں سے حاصل کرنا پڑا۔ گویا کہ سابقہ قرضہ کو شمار کرتے ہوئے سہ ماہی اول کے آخر میں صدر انجمن احمدیہ قادیان مبلغ ۲۵ — ۱۷۳۴۰ روپے کی زیر بار ہے

غیر معمولی اخراجات و تحریک درویش فنڈ

یہ امر بھی قابل ذکر ہے۔ کہ قادیان میں مقیم درویشان کی اکثریت ایسے احباب پر مشتمل ہے جو یہاں کے ناموافق کاروباری حالات کے باعث اپنے اخراجات کے لئے خود کفیل نہیں ہو سکتے اور ان کے جملہ اخراجات کی ذمہ داری صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ہی اٹھانی پڑتی ہے۔ اور سلسلہ بھی اپنی مالی کمزوری کے باعث ان کو بہت معمولی گذارہ دے رہا ہے۔ جس کی سکیل حسب ذیل ہے۔ درویش -/۳۰ بیوی -/۳۰ بچہ -/۱۹ گویا کہ ایک بڑی سے بڑی فیملی کو صدر انجمن احمدیہ قادیان -/۷۰ روپے ماہوار تک ہی دے رہی ہے۔ جس سے موجودہ مہنگائی کے زمانہ میں بمشکل گذر اوقات ہو سکتی ہے۔

اس خاص غرض کو پورا کرنے کے لئے چند سال قبل درویش فنڈ کی تحریک جاری کی گئی تھی۔ جس کا ہندوستان کی اکثر جماعتوں نے خندہ پیشانی سے خیر مقدم کیا۔ اور چند سال بیشتر اس مد میں کم و بیش ایک ہزار روپیہ ماہوار آمد ہوتی رہی۔ لیکن اب دو تین سالوں سے اکثر دوستوں نے آہستہ آہستہ اس تحریک کی مستقل ضرورت کو فراموش کرتے ہوئے اس میں حصہ لینا بند کر دیا ہے۔ اور جو دوست حصہ لے رہے ہیں ان کی طرف سے بھی بہت کم آمد آ رہی ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ احباب سلسلہ کی اس خاص ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے درویش فنڈ کی تحریک میں باقاعدہ حصہ لیتے رہیں۔ اور اس بات کا عزم کریں۔ کہ جس وقت تک اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے مرکز کی مالی پوزیشن کو مضبوط نہ کر دے اور حالات معمولی پر نہ آ جائیں۔ اس وقت تک جماعت کے تمام دوست حسب توفیق درویش فنڈ میں حصہ لیتے رہیں۔

مرمت مقامات مقدسہ و تعمیر چار دیواری بہشتی مقبرہ

بہشتی مقبرہ اور اس سے ملحقہ باغ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو کہ شعائر اللہ میں داخل ہے۔ اور جماعت احمدیہ کے لئے خاص تقدس کا مقام ہے اس کے ارد گرد پختہ دیوار کی تعمیر کے لئے چندہ چار دیواری بہشتی مقبرہ کی تحریک کی گئی تھی۔ اور احباب جماعت احمدیہ ہندوستان اور بعض بیرونی مخیر احباب کی قربانی اور تعاون کے نتیجہ میں تین طرف کی دیوار کا کام سنہ ۱۹۵۸ء تک مکمل ہو گیا تھا۔ اور چوتھی جنوبی دیوار جانب ڈھاب کی تعمیر کا کام گذشتہ دو سالوں سے بوجہ عدم گنجائش اخراجات معرض التواء میں چلا آ رہا تھا۔ بعض مخلصین جماعت کی کوشش و ہمت کے نتیجہ میں امسال اس دیوار کی تعمیر کا کام شروع کیا گیا ہے۔ اور قریباً -/۵۰۰۰ روپے کے اخراجات کر کے تعمیر دیوار کا نصف کام مکمل ہو چکا ہے۔ اور نصف کام ابھی باقی ہے جس کو بوجہ اس مد میں رقم نہ ہونے کے بند کرنا پڑا ہے۔

لہذا جماعت کے صاحب حیثیت اور مخیر احباب کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ جہاں اُنہوں نے اپنی قربانی اور تعاون کا عمدہ نمونہ پیش کرتے ہوئے اس بابرکت کام کو نصف حصہ سے زائد کیا ہے۔ وہاں بقیہ حصہ کی تکمیل کے لئے بھی قربانی کا اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہوئے بقیہ اخراجات جن کا اندازہ چھ ہزار روپیہ بنتا ہے۔ کا انتظام فرمائیں۔

دوست اس بات کو بھی یاد رکھیں کہ جب تک چوتھی دیوار مکمل ہو کر باہر ایک گیٹ کی شکل میں حفاظت کا انتظام نہ ہو اس وقت تک پہلے بنی ہوئی تین دیواریں بھی پورے طور پر فائدہ مند ثابت نہیں ہو سکتیں۔ چونکہ برسات کے بعد تکمیل دیوار کے کام کو شروع کرنے کا پروگرام ہے۔ اس لئے دوستوں سے توقع ہے کہ وہ جلد از جلد اس تحریک میں حصہ لے کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔ سنہ ۱۹۵۵ء کے سیلاب اور غیر معمولی بارشوں کے بعد دیار مقدس اور یہاں کے بہت سے مکانات کو نقصان پہنچا تھا۔ اور مساجد و دار المسیح و سلسلہ کی دیگر اہم عمارتوں کی غیر معمولی مرمت کے لئے چندہ مرمت مقامات مقدسہ کی تحریک جاری کی گئی تھی۔ جن دوستوں نے تعمیر چار دیواری اور چندہ مرمت مقامات مقدسہ کی تحریکوں میں کم از کم سو روپیہ چندہ کی شرط کے مطابق رقوم بھجوا کر حصہ لیا ہے۔ ان کے نام سنگ مرمر کی پلیٹ پر کندہ کروائے جا چکے ہیں۔ مرمت مقامات مقدسہ کی پلیٹ مسجد مبارک کے نیچے لگوائی جائے گی۔ اور چندہ تعمیر چار دیواری کے ناموں کی پلیٹ مزار مبارک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دیوار کے بیرونی جانب نصب کروائی جا رہی ہے۔ ابھی ان ہر دو کاموں کی ضرورت کے لئے مزید اخراجات ناگزیر ہیں۔ اس لئے جو دوست آئندہ بھی کم از کم سو روپیہ یا اس سے زائد رقوم بھجوائیں گے۔ ان کے نام سنگ مرمر کی پلیٹوں پر کندہ کروانے کا انتظام کیا جائے گا۔ امید ہے کہ احباب جماعت ان ہر دو تحریکات میں حسب توفیق زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں گے۔

زکوٰۃ

پیشتر ازیں متعدد بار تحریکات کے ذریعہ سے احباب جماعت کو زکوٰۃ کی اہمیت اور فرضیت کے متعلق وقتاً فوقتاً توجہ دلائی جاتی رہی ہے اور اس امر کا بھی اعلان کئی بار کیا جا چکا ہے۔ کہ متوقع آمد زکوٰۃ کے مقابل پر صدر انجمن احمدیہ قادیان نے علاوہ قادیان کے مستحقین کے ہندوستان کے مختلف قابل امداد یتامیٰ بیوگان اور بے سہارا طلباء کی امداد و وظائف کے اخراجات کا بجٹ منظور کیا ہوا ہے۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم کے مطابق اگر احباب جماعت اپنی واجب زکوٰۃ کی رقوم مرکز قادیان میں بھجواتے رہیں تو مرکز کو اخراجات زکوٰۃ میں مشکل پیدا نہیں ہو سکتی لیکن افسوس ہے۔ کہ ابھی تک بہت سے احباب جماعت کے متعلق شکایات آتی رہتی ہیں۔ کہ وہ باوجود صاحب نصاب ہونے کے زکوٰۃ کی ادائیگی سے غفلت برتتے ہیں۔ اور پھر کئی ایک دوست ایسے بھی ہیں کہ یہ اصرار کرتے ہیں کہ زکوٰۃ کی واجب رقم مقامی طور پر خرچ کریں۔ جملہ احباب جماعت اور بالخصوص عہدیداران مال کو چاہیئے۔ کہ زکوٰۃ کے متعلق اپنے اپنے حلقہ میں شرعی مسئلہ کی وضاحت کریں تا کہ جماعت کا کوئی فرد ایسا نہ رہے جو باوجود صاحب نصاب ہونے کے زکوٰۃ کی ادائیگی میں سستی کرے۔ اگر دوست اپنا اپنا جائزہ لیں۔ تو خدا کے فضل سے قریباً ہر گھر سے کچھ نہ کچھ زکوٰۃ نکل سکتی ہے۔

لازمی چندہ جات

انسپکٹران بیت المال کی رپورٹوں سے نظارت ہذا کے علم میں یہ امر بھی ہے کہ متعدد احباب جماعت لازمی چندہ جات کو اصل آمد کے مطابق ادا نہیں کر رہے اور پھر جماعتوں میں ایک کثیر تعداد بقایا داران کی بھی ہے۔ اگر ایسے تمام دوستوں پر سلسلہ کی مالی مشکلات اور ان کی ذمہ داریوں کو مستحضر کیا جائے اور جماعت کا ہر فرد باقاعدہ بالشرح چندہ ادا کرنا شروع کر دے تو خدا کے فضل سے امید ہے کہ دوستوں کے تعاون اور ہمت سے مرکز کی بہت سی مالی مشکلات دور ہو سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جملہ عہدیداران کو احسن رنگ میں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے کہ وہ خود مالی قربانی کا اعلیٰ نمونہ پیش کرنے والے ہوں۔ اور جو دوست بے شرح یا بقایا دار ہیں۔ وہ بھی اپنی سستی اور غفلت کو ترک کر کے اللہ تعالیٰ کے فضل سے حصہ پانے والے ہوں۔ آمین۔

جماعت کے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ قربانیوں کے میدان میں ہمیشہ اپنے قدم کو تیز سے تیز تر کرتے چلے جائیں

تحریک جدید کی اہمیت اور اسکے اغراض و مقاصد کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایمان افروز ارشادات

فرمودہ ۲۸ دسمبر ۱۹۴۵ء

ذیل میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک غیر مطبوعہ تقریر اخبار الفضل ۲۸ شہادت ۵۹ سے نقل کر کے شائع کی جارہی ہے جو حضور نے پارٹیشن سے قبل ۱۹۴۵ء کے سالانہ جلسہ پر تحریک جدید کی اہمیت کے بارہ میں فرمائی تھی۔ اور جو آج بھی اپنی افادیت کے لحاظ سے اس قابل ہے کہ جماعت کا ہر فرد اسے بار بار پڑھے۔ اور ان ذمہ داریوں کو محسوس کرے جو اشاعت اسلام کے سلسلہ میں خدا اور اس کے رسول کی طرف سے اس پر عائد کی گئی ہیں۔

فرمایا:-
میں نے اپنی جماعت کے دوستوں کو بارہا اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ

ہمارا سب سے اہم فرض

یہ ہے کہ ہم ساری دنیا میں اسلام اور احمدیت کی آواز پہنچانے کے لئے اپنے مبلغین کا جال پھیلا دیں۔ مگر میں سمجھتا ہوں کہ ہماری جماعت کو یہ حقیقت بھی کبھی فراموش نہیں کرنی چاہیئے کہ کامیابی صرف فوج کو بھرتی کر لینے سے حاصل نہیں ہوتی۔ بلکہ یہ بھی ضروری ہوتا ہے کہ اس فوج کے پاس ہر قسم کا وہ سامان موجود ہو۔ جس سے کامیابی حاصل کی جاسکتی ہے۔ ہم اپنی جماعت میں سے کسی فرد کو یہ تو کہہ سکتے ہیں۔ کہ اسے بہادر جا۔ اور اپنی جان کو خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دے۔ بلکہ اگر ہماری جماعت کی تعداد دس کروڑ ہو جائے۔ تو ہم دس کروڑ سے بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ جاؤ اور دین کی لڑائی لڑو اور اس راستہ میں اگر تمہاری جان بھی چلی جائے۔ تو اس کی کوئی پرواہ نہ کرو۔ مگر ہمارے شاباش کہنے سے وہ دس کروڑ آدمی ساری دنیا تک پہنچ نہیں سکتا۔

ساری دنیا تک پہنچنے کے لئے

ضروری ہے کہ جب کوئی ریل میں سوار ہونے لگے تو کرایہ ادا کر کے ٹکٹ خریدے۔ کسی ہوٹل میں کھانا کھائے۔ تو ہوٹل کا بل ادا کرے۔ کسی شہر میں رہائش کے لئے مکان لے تو اس مکان کا مناسب کرایہ مالک مکان کو پیش کرے۔ جب تک وہ ریل کا کرایہ ادا نہیں کرے گا۔ جہاز کا کرایہ ادا نہیں کرے گا۔ ہوٹل کا خرچ ادا نہیں کرے گا۔ مکانوں کا کرایہ ادا نہیں کرے گا۔ اس وقت تک وہ دنیا تک پہونچ ہی کس طرح سکتا ہے۔ پھر یہ بھی ضروری ہوگا کہ اگر وہ اشتہار شائع کرنا چاہے تو اس کے پاس اس قدر روپیہ موجود ہو جس سے وہ اشتہار لوگوں کے ہاتھوں تک پہنچا سکے۔ اگر روپیہ اس کے پاس نہیں ہوگا۔ تو کاتب اس کی کتابت کس طرح کرے گا۔ پریس اس کو شائع کس طرح کرے گا۔ اور لوگوں میں تقسیم کرنے کے لئے کون اس کی مدد کرے گا۔ پھر جب کوئی تبلیغ کرنا چاہے گا

اس کے لئے یہ بھی ضروری ہوگا

کہ وہ کوئی ہال کرایہ پر لے۔ جس میں تقریر وغیرہ کے لئے لوگوں کو مدعو کر سکے۔ یہاں بھی اگر ہال کرایہ پر لیا جائے۔ تو پچاس ساٹھ روپے خرچ ہو جاتے ہیں۔ اور بیرونی ممالک میں تو کافی روپیہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ پھر اس کیلئے یہ بھی ضروری ہوگا۔ کہ وہ ایسے آدمی اپنے ساتھ رکھے۔ جو اشتہارات تقسیم کرنے میں اس کی مدد کر سکیں۔ یا ایسے بارسوخ ہوں جو علمی طبقہ تک اس کی آواز پہنچا سکیں۔ ان تمام اخراجات کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر وہ ایک لیکچر بھی دے گا۔ تو خواہ اس میں سو ڈیڑھ سو آدمی آئیں۔ اس کا پانچ سات سو روپیہ خرچ ہو جائے گا پھر اگر وہ ایک اشتہار بھی شائع کرنا چاہے گا۔ تو اسے کافی اخراجات کی ضرورت ہوگی۔ مثلاً

انگلستان کی آبادی چار کروڑ ہے

اگر وہ چار کروڑ کی آبادی میں سولہ صفحہ کا ایک اشتہار شائع کرے۔ اور ایک صفحہ کے ایک ہزار اشتہار کی صرف ایک روپیہ قیمت سمجھی جائے۔ تو سولہ صفحہ کے ایک ہزار اشتہار پر سولہ روپے۔ ایک لاکھ اشتہار پر سولہ سو روپیہ۔ ایک کروڑ اشتہار پر ایک لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ اور چار کروڑ پر چھ لاکھ چالیس ہزار روپیہ خرچ آئے گا۔ اور اگر چار کروڑ کی آبادی میں سے بچوں کو نکال دیا جائے اور ان پڑھوں کو نکال دیا جائے اور پڑھنے والوں کی تعداد نصف سمجھ لی جائے۔ تو دو کروڑ کی آبادی کے لئے سولہ صفحہ کا ایک اشتہار شائع کرنے پر تین لاکھ ۲۰ ہزار روپیہ خرچ آئے گا۔ اور اگر دو کروڑ کے صرف دسویں حصہ تک آواز پہونچائی جائے۔ تب بھی ایک اشتہار کی چھپائی اور اس کی تقسیم وغیرہ پر ۳۲ ہزار روپیہ خرچ ہوگا۔ اگر ہم ان اخراجات کو مہیا نہ کریں۔ تو نہ ہم اپنے مبلغ ساری دنیا میں پھیلا سکتے ہیں۔ اور نہ وہ اپنی تبلیغ کو وسیع کر سکتے ہیں۔ پس حقیقت یہ ہے کہ

کامیابی کیلئے صرف فوج کی موجودگی کافی نہیں

ہوتی۔ بلکہ یہ بھی ضروری ہوتا ہے کہ فوج کے پاس وہ سامان موجود ہو جو کامیابی کے حصول کے لئے ضروری ہوا کرتا ہے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ جماعت میں باوجود اخلاص کے اور باوجود عقل اور سمجھ کے تحریک جدید کے متعلق جس کا کام بیرونی ممالک کے مبلغین کے لئے اخراجات مہیا کرنا اور تبلیغ کے دائرہ کو زیادہ سے زیادہ وسیع کرنا ہے۔ کچھ بے توجہی سی پائی جاتی ہے۔ اور جس طرح بیمار کو ایک لمبے عرصہ تک چارپائی پر لیٹے رہنے کے بعد چلنے میں تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ اسی طرح ہماری جماعت کے افراد میں بھی ایک لمبی قربانی کے بعد تھکان کے آثار نظر آرہے ہیں۔ حالانکہ دین کے کاموں میں کسی قسم کی

سستی اور غفلت پیدا نہیں ہونی چاہیئے

اس میں کچھ میری بھی غلطی تھی کہ میں نے تحریک جدید کے متعلق ابتداء میں یہ خیال کر لیا کہ وہ دس سال میں ختم ہو جائے گی۔ میں سمجھتا تھا کہ شاید دس سال کے اندر ایسا مضبوط ریزرو فنڈ قائم ہو جائے گا جس کی آمد سے تبلیغی اخراجات آسانی سے پورے ہوتے رہیں گے۔ مگر یہ قیاس غلط نکلا۔ اور جماعت کو مزید قربانیوں کی تحریک کرنی پڑی۔ تم اسے میری غلطی قرار دے دو۔ مگر بہرحال یہ ایک انسانی اندازہ تھا جو غلط نکلا۔ مگر کیا تم میری غلطی کی وجہ سے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کام کو نقصان پہنچا دو گے۔ یا میری غلطی کی وجہ سے دین میں کسی قسم کی کمزوری کا پیدا ہونا برداشت کر لو گے۔ تم کہہ سکتے ہو کہ ہمارے امام نے غلطی کی۔ اس نے سمجھا کہ دس سال کے اندر تحریک جدید کی آمد سے ایسا ریزرو فنڈ قائم ہو جائے گا۔ جو تبلیغی اخراجات کو پورا کرنے کے لئے کافی ہوگا۔ مگر اس کا خیال غلط نکلا۔ لیکن دین کا کام تو بہرحال تم نے چلانا ہے۔ اگر تم دین کا کام نہیں کرو گے۔ تو

آخر وہ کون سی جماعت ہے

جو اس وقت اسلام کی مدد کے لئے آگے آئے گی۔ تمہارے سامنے مسلمان موجود ہیں۔ کیا ان میں سے کسی کو بھی یہ فکر ہے۔ کہ اسلام کو تقویت حاصل ہو اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نام جو دنیا سے مٹ چکا ہے۔ وہ پھر پوری شان کے ساتھ قائم ہو۔ اگر غور کرو۔ تو تمہیں محسوس ہوگا کہ صرف ہماری جماعت ہی اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا میں اسلام کا جھنڈا بلند کر رہی ہے۔ اب بتاؤ۔ کہ کیا خدا کے دین اور اس کی فوج میں شامل ہو کر تم بھی موسیٰ کے ساتھیوں کی طرح یہی کہو گے۔ کہ اذھب انت وربک فقاتلا انا ھھنا قاعدون تو اور تیرا رب اب دونوں دشمن سے جا کر لڑتے رہو۔ ہم تو یہیں بیٹھیں ہیں۔ میں سمجھتا ہوں ہر وہ شخص

جس کے اندر ایمان کا ایک ذرہ

بھی پایا جاتا ہو وہ کہے گا کہ اگر میری گرتے گرتے یہاں تک حالت پہونچنے والی ہو۔ تو خدا اس دن سے پہلے مجھے موت دے دے۔ تاکہ میری زبان سے موسیٰ کے ساتھیوں کی طرح یہ فقرہ نہ نکلے۔ کہ

اذھب انت وربک فقاتلا انا ھھنا قاعدون۔

بلکہ میری زبان وہی کچھ کہے جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ آگے بڑھیئے۔ ہم آپ کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے۔ آگے بھی

لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے۔ اور دشمن آپ تک نہیں پہونچ سکتا جب تک وہ ہماری لاشوں کو روندتا ہوا نہ گزرے۔ یہ ایمان ہے جو ہمارے اندر ہونا چاہیئے۔ اور یہی ایمان ہے جو قوموں کو زندہ رکھتا ہے۔ ہمیں

دُنیا کو بتا دینا چاہیئے

کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات کو بُری نگاہ سے دیکھنا آسان بات نہیں جب تک ہماری لاشوں کو روندتا ہوا کوئی شخص آگے نہ بڑھے گا۔ اس وقت تک وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بُرا بھلا نہیں کہہ سکے گا۔ یہ ایمان ہے جو انسان کو خدا تعالے کا محبوب بناتا ہے۔ اور یہی قربانی کی روح ہے جو مُردہ دلوں کو زندہ کر دیا کرتی ہے۔ پس جماعت کو میں توجہ دلاتا ہوں کہ تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق اس کے اندر سستی اور غفلت کے جو آثار نظر آ رہے ہیں۔ اُن کو دُور کرے۔ اور قربانیوں کے میدان میں اپنا قدم کبھی ڈھیلا نہ ہونے دے۔ مَیں تو سمجھتا ہوں کہ یہ ایک خدائی تدبیر تھی۔ کہ اس نے مجھے غفلت میں رکھا۔ اور اصل حقیقت اس وقت منکشف ہوئی۔ جب تحریک جدید کی دس سالہ میعاد ختم ہونے کو آئی۔ تم کچھ کہہ لو۔ میرے ساتھ تو یہ بات بالکل ویسی ہی ہوئی۔ جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے

بدر کی جنگ سے پہلے

صحابہؓ سے فرمایا کہ باہر نکلو۔ شاید دشمن کے تجارتی قافلہ سے مقابلہ ہو جائے یا شائد کفار کے لشکر سے ہی مقابلہ ہو جائے۔ مَیں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ دراصل بدر کی جنگ میں نہ مسلمان نہ مسلمان لڑنے کی نیت سے نکلے تھے نہ کفار۔ کفار تو لشکر سے کر اس لئے نکلے تھے کہ مسلمانوں کے رُعب کو مٹایا جائے۔ اور مسلمان اس لئے نکلے تھے کہ کفار کا علاقہ زیر اثر نہ پڑے۔ مگر جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم صحابہؓ کو اپنے ساتھ لے کر مدینہ سے نکلے تو آپ کو الہام ہوا کہ دشمن کے لشکر سے ہی مقابلہ ہوگا مگر ابھی مسلمانوں کو آپ نے بتایا نہیں چنانچہ جب وہ عین بدر کے موقعہ کے قریب جا پہنچ گئے۔ تب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ اللہ تعالےٰ کا منشاء یہ ہے کہ کفار کے لشکر سے مقابلہ ہو۔ اب بتاؤ تمہارا کیا ارادہ ہے۔ صحابہؓ نے کہا یا رسول اللہ ارادہ کا کیا سوال ہے۔ آپ حکم دیجئے ہم لڑنے کے بالکل تیار ہیں۔

اب دیکھو نہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو پہلے علم تھا کہ کفار سے مقابلہ ہونے والا ہے اور نہ صحابہؓ کو اس بات کا علم تھا جب عین بدر کے مقام پر جا پہنچے۔ تب

اللہ تعالےٰ کے حکم کے ماتحت

آپ نے صحابہؓ کو بتایا کہ خدا تعالےٰ نے انہیں مدینہ سے کس غرض کے لئے لایا ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہی کمزور جو دوسرے موقعہ پر کمزوری دکھا جاتے عین موقعہ پر آ کر بہادر بن گئے۔ اور انہوں نے دین کے لئے اپنی جانیں قربان کر دیں۔ اسی طرح تحریک جدید میں اللہ تعالےٰ نے ایک تدبیر کی۔ میں پہلے یہی سمجھتا رہا۔ کہ یہ بوجھ شائد دس سال تک ہی رہے گا۔ مگر آخر اللہ تعالےٰ نے ظاہر فرما دیا کہ یہ قربانی جماعت کو ایک لمبے عرصہ تک کرنی پڑے گی۔ پس جماعت کا فرض ہے کہ وہ سستی اور غفلت کو دور کرے۔ اللہ تعالےٰ نے اسے قربانیوں کا جو موقعہ عطا فرمایا ہے۔ اس میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے۔

یہ کام ایسا ہے۔ جو

لاکھوں روپیہ کا تقاضا

کرتا ہے۔ اور جب ہم نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ ہم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کو دنیا میں پھیلائیں گے اور اسلام کے جلال اور اس کی شان کے اظہار کے لئے اپنی ہر چیز قربان کر دیں گے۔ تو ہمیں ان تبلیغی سکیموں کے لئے جس قدر روپیہ کی ضرورت ہوگی اس کو پورا کرنا بھی ہماری جماعت کا ہی فرض ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ساری دنیا میں صحیح طور پر تبلیغ اسلام کرنے کے لئے ہمیں لاکھوں مبلغوں اور کروڑوں روپیہ کی ضرورت ہے۔ جب میں رات کو اپنے بستر پر لیٹتا ہوں۔ تو بسا اوقات سارے جہان میں تبلیغ کو وسیع کرنے کے لئے میں مختلف رنگوں میں اندازے لگاتا ہوں۔ کبھی کہتا ہوں ہمیں اتنے مبلغ چاہئیں۔ اور کبھی کہتا ہوں اتنے مبلغوں سے کام نہیں بن سکتا۔ اس سے بھی زیادہ مبلغ چاہئیں۔ یہاں تک کہ بعض دفعہ بیس لاکھ تک مبلغین کی تعداد پہنچ کر میں سو جایا کرتا ہوں۔ میرے اس وقت کے خیالات کو اگر ریکارڈ کیا جائے تو شائد دنیا یہ خیال کرے کہ سب سے بڑا شیخ چلی میں ہوں مگر

مجھے اپنے ان خیالات اور اندازوں میں اتنا مزہ آتا ہے کہ سارے دن کی کوفت دُور ہو جاتی ہے۔ مَیں کبھی سوچتا ہوں کہ پانچ ہزار مبلغ کافی ہوں گے۔ پھر کہتا ہوں کہ پانچ ہزار سے کیا بن سکتا ہے۔ دس ہزار کی ضرورت ہے پھر کہتا ہوں دس ہزار بھی کچھ چیز نہیں۔ جاوا میں اتنے مبلغوں کی ضرورت ہے سماٹرا میں اتنے مبلغوں کی ضرورت ہے۔ چین اور جاپان میں اتنے مبلغوں کی ضرورت ہے۔ پھر میں

ہر ملک کی آبادی کا حساب لگاتا ہوں

اُن سے اخراجات کا اندازہ لگاتا ہوں اور پھر کہتا ہوں یہ مبلغ بھی تھوڑے ہیں اس سے بھی زیادہ مبلغوں کی ضرورت ہے۔ یہاں تک کہ بیس بیس لاکھ تک مبلغوں کی تعداد پہونچ جاتی ہے۔ اپنے ان مزے کی گھڑیوں میں مَیں نے بیس بیس لاکھ مبلغ تجویز کیا ہے۔ دنیا کے نزدیک میرے یہ خیالات ایک واہمہ سے بڑھ کر کوئی حقیقت نہیں رکھتے مگر اللہ تعالےٰ کا یہ قانون ہے کہ جو چیز ایک دفعہ پیدا ہو جائے وہ مرتی نہیں۔ جب تک اپنے مقصد کو پورا نہ کرے۔ لوگ مجھے بے شک شیخ چلی کہہ لیں مگر میں جانتا ہوں کہ میرے ان خیالات کا خدا تعالےٰ کی پیدا کردہ فضا میں ریکارڈ ہوتا چلا جا رہا ہے اور

وہ دن دُور نہیں

جب اللہ تعالےٰ میرے ان خیالات کو عملی رنگ میں پورا کرنا شروع کر دے گا۔ آج نہیں تو آج سے ساٹھ یا سو سال کے بعد اگر خدا تعالےٰ کا کوئی بندہ ایسا ہوا جو میرے ان ریکارڈوں کو پڑھ سکا اور اُسے توفیق ہوئی تو وہ ایک لاکھ مبلغ تیار کر دے گا۔ پھر اللہ تعالےٰ کسی اور بندے کو کھڑا کر دے گا۔ جو مبلغوں کو دو لاکھ تک پہنچا دے گا۔ پھر کوئی اور بندہ کھڑا ہو جائے گا۔ جو میرے اس ریکارڈ کو دیکھ کر مبلغوں کو تین لاکھ تک پہنچا دے گا۔ اس طرح قدم بقدم اللہ تعالےٰ وہ وقت بھی لے آئے گا۔ جب ساری دنیا میں ہمارے بیس لاکھ مبلغ کام کر رہے ہوں گے۔ اللہ تعالےٰ کے حضور ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے۔ اس سے پہلے کسی چیز کے متعلق امید رکھنا بے وقوفی ہوتی ہے۔ میرے یہ خیال بھی اب ریکارڈ میں محفوظ ہو چکے ہیں۔ اور زمانہ سے مٹ نہیں سکتے۔ آج نہیں تو کل اور کل نہیں تو پرسوں میرے یہ خیالات عملی شکل اختیار کرنے والے ہیں۔ اور اگر ان خیالات کا اور کوئی فائدہ نہیں تو کم سے کم اتنا فائدہ تو سردست ہو ہی جاتا ہے کہ میرے دن بھر کی کوفت دُور ہو جاتی ہے اور آرام سے نیند آ جاتی ہے اور اس میں جو مزہ مجھے حاصل ہوتا ہے۔ اس کا اندازہ کوئی اور شخص لگا ہی نہیں سکتا۔ یہ کام ہے جو ہمارے سامنے ہے اور

یہ ایک حقیقت ہے

کہ یہ کام ہم نے ہی کرنا ہے کسی اور نے نہیں کرنا۔ اور پھر ہمارے لئے یہ کوئی سوال نہیں کہ ہم نے یہ کام کتنی قربانی سے کرنا ہے۔ بعض کام ایسے ہوتے ہیں جن کے کرتے وقت انسان یہ سوچ لیتا ہے کہ اس پر وہ کس حد تک روپیہ خرچ کر سکتا ہے۔ اگر زیادہ روپیہ ہو تو وہ اس کام کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ مثلاً اگر کوئی شخص کہے کہ میں ایک ایسا گھوڑا خریدنا چاہتا ہوں کہ جس پر تین سو روپیہ خرچ آتا ہو۔ تو اس کے صاف معنے یہ ہوں گے کہ اگر ساڑھے تین سو روپیہ کو گھوڑا ملے گا تو میں نہیں لوں گا۔ لیکن ہم تو یہ نہیں کہتے کہ اگر فلاں قربانی سے کام ہوا تو ہم کریں گے ورنہ نہیں کریں گے۔ ہمارا یہ اقرار ہے کہ ہم اسلام کے لئے اپنی ہر چیز یہاں تک کہ اپنے مال جان اور عزت کو بھی قربان کر دیں گے۔ کئی لوگ پوچھا کرتے ہیں کہ کیا۔

عزت اور آبرو کی قربانی

بھی اسلام جائز قرار دیتا ہے میں انہیں ہمیشہ یہ جواب دیا کرتا ہوں کہ ہاں اسلام کے لئے اگر عزت اور آبرو کو بھی قربان کرنا پڑے تو مومن کو یہ چیز قربان کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ ہزاروں اوقات انسانی زندگی میں ایسے آتے ہیں۔ جب عزت اور آبرو خطرہ میں ہوتی ہے۔ دشمن ننگ و ناموس کو کچلنے کے لئے تیار ہوتا ہے۔ مگر خدا اور اس کے رسول کی طرف سے انسان پر جو فرائض عاید ہوتے ہیں۔ وہ اسے مجبور کرتے ہیں۔ کہ وہ عزت و آبرو کا قربان ہونا برداشت کرلے۔ مگر اپنے فرائض میں کسی قسم کی کوتاہی نہ ہونے دے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب عرب میں ایک طرف جھوٹے مدعیانِ نبوت کا فتنہ اُٹھا اور دوسری طرف قبائلِ عرب میں ایسے باغی پیدا ہوگئے۔ جنہوں نے

زکوٰۃ دینے سے انکار کردیا

اور شورش اس حد تک بڑھی کہ مدینہ پر حملہ کا خطرہ پیدا ہوگیا۔ تو اس وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدایات کے ماتحت اسامہ بن زیدؓ کی سرکردگی میں ایک لشکر شام کی طرف عیسائیوں کے مقابلہ کے لئے روانہ ہو رہا تھا۔ حالات کی نزاکت دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکرؓ کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ اس وقت باغیوں کی وجہ سے سخت خطرہ ہے اور مدینہ کی حفاظت کا کوئی سامان نہیں بہتر ہوگا کہ اسامہؓ کے لشکر کو روک لیا جائے۔ اگر یہ لشکر بھی روانہ ہوگیا اور باغیوں نے مدینہ پر حملہ کردیا۔ تو ہماری عورتوں کی وہ بے حرمتی ہوگی کہ الاماں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ خدا کی قسم اگر دشمن ہم پر غالب آجائے۔ اور مدینہ کی گلیوں میں کتے ہماری عورتوں کی ٹانگیں گھسیٹتے پھریں۔ تب بھی میں اس لشکر کو نہیں روکوں گا۔ جسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے روانہ ہونے کا ارشاد فرمایا ہے۔ وہ لشکر جائے گا۔ اور ضرور جائے گا۔ اب دیکھو یہ اسلام کے لئے عزت اور آبرو کی قربانی تھی جسے پیش کرنے کے لئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فوراً تیار ہوگئے۔

۲۰ - ۲۵ ہزار کا لشکر

مدینہ کی طرف بڑھتا چلا آرہا تھا۔ اور صرف چند سو آدمی مدینہ میں موجود تھے۔ جو ان کے مقابلہ کے لئے قطعاً کافی نہیں تھے۔ دس ہزار تجربہ کار سپاہیوں کا لشکر جو دشمن کو شکست دینے کے لئے موجود تھا مگر چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اسے شام کی طرف روانہ ہونے کا ارشاد فرما چکے تھے۔ اس لئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ باوجود شدید خطرات کے یہ لشکر نہیں رُکے گا۔ اسے ضرور بھیجا جائے گا۔ خواہ مدینہ میں صرف بڈھے عورتیں اور بچے ہی رہ جائیں اور دشمن اس قدر غالب آجائے کہ عورتوں کی ٹانگیں مدینہ کی گلیوں میں کتے گھسیٹتے پھریں بھلا اس سے زیادہ عزت کی قربانی اور کیا ہوگی کہ شریف اور معزز عورتوں کی لاشیں مدینہ کی گلیوں میں روندی جائیں اور کتے ان کی ٹانگیں گھسیٹتے پھریں۔ پس یقیناً سچے ایمان کے ساتھ ہر انسان کو اپنی جان اپنے مال اپنی عزت اپنی آبرو اور اپنے احساسات غرض ہر چیز کی قربانی کے لئے پوری طرح تیار رہنا چاہیئے۔ اگر ہم ان قربانیوں کے بغیر اپنی کامیابی کی امید رکھتے ہیں۔ تو یہ امید بالکل غلط ہے۔

قربانیاں ہی ہیں

جو قوموں کو کامیاب کرتی ہیں اور قربانیاں ہی ہیں جن سے اللہ تعالےٰ کی محبت حاصل ہوتی ہے۔ جس دن ہماری جماعت قربانی کے انتہائی مقام پر پہونچ جائے گی۔ اس دن وہ ایک پیارے بچے کی طرح خدا تعالےٰ کی گود میں آجائے گی۔ اور ہماری ہر مصیبت اور تکلیف دیکھتے ہی دیکھتے غائب ہوجائے گی۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ بچہ کو بعض دفعہ ماں اپنے ہاتھ میں چھُری لے کر ڈراتی ہے اور کہتی ہے آؤ میں تمہیں ذبح کردوں۔ جب بچہ اچھل کر چارپائی پر لیٹ جاتا ہے۔ تو ماں اپنے گلے سے چمٹا لیتی اور اتنے زور سے اُسے چومتی کہ اس کے گلے سُرخ ہوجاتے ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ بھی اپنے بندوں سے محبت کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو ان کو

قربانیوں کی بھڑکتی ہوئی آگ

میں چھلانگ لگانے کا حکم دیتا ہے۔ جب مومن قربانی کے ارادہ کے ساتھ اس تنور میں اپنے آپ کو جھونک دیتے ہیں تو معاً اللہ تعالےٰ کی محبت جوش میں آتی ہے اور وہ اس قدر پیار کرتا ہے کہ انہیں ہر مصیبت اور تکلیف بھول جاتی ہے۔ جب تک ہماری جماعت کے افراد اپنے دلوں میں قربانی کا اسی قسم کا جذبہ پیدا نہیں کرتے اس وقت تک وہ کسی قسم کی ترقی حاصل نہیں کرسکتے۔ پس میں

جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں

کہ انہیں قربانی کے میدان میں اپنے قدم کو ڈھیلا نہیں بلکہ تیز سے تیز تر کرتے چلے جانا چاہیئے۔ اسی طرح صدر انجمن احمدیہ کے چندے بھی نہایت اہم ہیں جن کی ادائیگی میں جماعت کو پوری توجہ کے ساتھ حصہ لینا چاہیئے۔

میں نے بتایا ہے کہ موجودہ حالت ایسی ہے کہ ہم اسلام کی جنگوں کو ایک لمحہ کے لئے بھی روک نہیں سکتے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اس جنگ کو جاری رکھیں اور اس راہ میں کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہ کریں۔

ہم میں سے ہر فرد کو

یہ امر اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے

کہ دین کی ضرورتیں ہم سے ایک بڑی قربانی کا مطالبہ کررہی ہیں۔ اگر ہم سستی اور غفلت سے کام لیں گے اور خدا تعالےٰ کے عائد کردہ فرائض کو نظر انداز کردیں گے۔ تو ہم سے زیادہ مجرم اور کوئی نہیں ہوگا۔ ہم خدا تعالےٰ کے سامنے اس بات کے ذمہ دار ہیں کہ اسلام جو اس وقت مُردہ ہورہا ہے اسے اپنی کوششوں سے زندہ کریں۔ اور اپنی تدابیر کو انتہائی کمال تک پہنچادیں۔ میں نے اللہ تعالےٰ کے فضل اور اس کے رحم پر بھروسہ رکھتے ہوئے اسلام اور احمدیت کی اشاعت کے لئے بہت سی تدابیر اختیار کی ہیں اور کئی سکیمیں ہیں جن کا جماعت کے سامنے اعلان کرچکا ہوں۔ یہ ہوسکتا ہے کہ تم میں سے کوئی شخص ان میں سے بھی بہتر تدابیر جماعت کی علمی۔ تجارتی۔ صنعتی اور اقتصادی ترقی کے لئے بتا سکے۔ لیکن تمہیں اس حقیقت کو کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ اگر تم آسمان کی چوٹی پر بھی پہنچ جاؤ تب بھی اسلام تمہیں یہی بتاتا ہے کہ الامام جُنّۃ یقتل من ورائہ

تمہاری ڈھال تمہارا امام ہے

اور تمہاری تمام تر سلامتی محض اسی میں ہے۔ کہ تم اس کے پیچھے ہوکر جنگ کرو اگر تم اپنے امام کو ڈھال نہیں بناتے اور اپنی عقلی تدابیر کے ماتحت دشمن کا مقابلہ کرتے ہو تو تم کبھی کامیاب نہیں ہوسکتے۔ کامیابی اسی شخص کے لئے مقدر ہے جو اسلام کی جنگ میری متابعت میں لڑے گا۔ پس ہوسکتا ہے کہ تم میں سے کسی شخص کی ذاتی رائے تجارت کے معاملہ میں مجھ سے بہتر ہو یا صنعت و حرفت کے متعلق وہ زیادہ معلومات پیش کرسکتا ہو۔ لیکن بہرحال جو اصولی سکیم میری طرف سے پیش ہوگی۔ اللہ تعالےٰ کی طرف سے اسی میں برکت پیدا کی جائے گی۔ اور وہی اس کے منشاء اور ارادہ کے ماتحت ہوگی۔ اگر تم اس سکیم پر عمل کروگے تو کامیاب ہوجاؤ گے اور اگر تم اس سکیم کو نظر انداز کرکے اپنی ذاتی آراء کو مدنظر رکھو گے اور اپنے تجربہ اور ذاتی معلومات کو اپنا راہنما بناؤ گے تو تم کامیاب نہیں ہوسکو گے۔ میں امید کرتا ہوں کہ جماعتیں ان تمام باتوں کو پوری طرح ملحوظ رکھیں گی اور کوشش کریں گی کہ ان کا قدم ترقی کی دوڑ میں پہلے سے زیادہ تیز ہو۔

میں نے

اپنی ایک نظم میں

کہا ہے کہ ؎

ہے ساعتِ سعد آئی اسلام کی جنگوں کی
آغاز تو میں کردوں انجام خدا جانے

چنانچہ ایک خوشی تو اللہ تعالےٰ نے یہ نصیب کردی کہ اس نے محض اپنے فضل سے وہ دن مجھے دکھادیا جبکہ مبلغین اسلام احمدیت کی اشاعت اور خدا تعالےٰ کے جلال اور اس کے جمال کے اظہار کے لئے بیرونی ممالک میں جارہے ہیں۔ اب یہ خدا تعالےٰ کی مرضی ہے کہ وہ اس کا انجام مجھے دکھائے یا نہ دکھائے۔ وہ بادشاہ ہے۔ ہمارا اس پر کوئی حق نہیں۔ ہم اس کے رحم اور فضل کے ہر آن طلب گار ہیں۔ اور ہم اس سے یہی کہتے ہیں کہ اے خدا تیرے نام کی بلندی ہو اور تیرا جلال دنیا میں پوری طرح ظاہر ہو۔ لیکن انجام خواہ میں دیکھوں یا نہ دیکھوں۔ ہمارے لڑنے والے سپاہی اپنے غنیم پر کبھی فتح حاصل نہیں کرسکتے جب تک ہم ان کی مدد نہ کریں۔ جب تک ہم ان کے قائم مقام تیار کرنے کی کوشش نہ کریں پس

جماعت کا فرض ہے۔

کہ وہ ہر قسم کی قربانیوں میں حصہ لے کر اس بوجھ کو اٹھانے کی کوشش کرے جو اللہ تعالےٰ کی

طرف سے اُس پر عائد کیا گیا ہے اور اس طرح نہ صرف تحریک جدید وقف زندگی۔ وقف تجارت اور صنعت وحرفت وغیرہ تحریکات کو کامیاب کرے۔ بلکہ صدر انجمن احمدیہ کے چندوں میں بھی کسی قسم کی کمی نہ آنے دے۔

تحریک جدید کے چندہ کے سلسلہ میں مَیں دوستوں کو اس امر کی طرف بھی توجہ دلاتا ہوں کہ ہر احمدی جس نے دفتر اول میں حصہ لیا ہے اُسے کوشش کرنی چاہیئے کہ کم از کم ایک آدمی دفتر دوم میں حصہ لینے والا کھڑا کرے۔ جس طرح آپ لوگ کوشش کرتے ہیں کہ آپ کی جسمانی نسل جاری رہے اسی طرح آپ لوگوں کو یہ بھی کوشش کرنی چاہیئے کہ آپ کی روحانی نسل جاری رہے۔ اور روحانی نسل کو بڑھانے کا

ایک طریق تو یہ ہے

کہ ہر وہ شخص جو تحریک جدید کے دفتر اول میں حصہ لے چکا ہے وہ عہد کرے کہ نہ صرف آخر تک وہ خود پوری باقاعدگی کے ساتھ اس تحریک میں حصہ لیتا رہے گا۔ بلکہ کم سے کم ایک آدمی ایسا ضرور تیار کرے گا جو دفتر دوم میں حصہ لے۔ اور اگر وہ زیادہ آدمی تیار کر سکے۔ تو یہ اور بھی اچھی بات ہے۔ دُنیا میں لوگ صرف ایک بیٹے پر خوش نہیں ہوتے بلکہ چاہتے ہیں کہ ان کے پانچ پانچ سات سات بیٹے ہوں۔ جس طرح دنیا میں لوگ اپنے لئے پانچ پانچ سات سات بیٹے پسند کرتے ہیں۔ اسی طرح ہر شخص کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ تحریک جدید کے دفتر دوم میں حصہ لینے والے پانچ پانچ سات سات نئے آدمی تیار کرے۔ پھر دوسرے دفتر میں حصہ لینے والا ہر شخص کوشش کرے کہ وہ تیسرے دفتر کے لئے پانچ پانچ سات سات آدمی تیار کرے۔ تاکہ یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے اور اس روپیہ سے تبلیغ کے نظام کو زیادہ سے زیادہ وسیع کیا جا سکے۔ اگر دوست زیادہ آدمی تیار نہ کر سکیں تو کم از کم ہر شخص کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ دفتر دوم کے لئے

ایک آدمی ضرور تیار کرے

ورنہ روحانی لحاظ سے وہ بے نسل سمجھا جائے گا اور دین کی اشاعت کا کام جو اس نے شروع کیا تھا وہ اس کی ذات کے ساتھ ہی منقطع ہو جائے گا پس جماعت کو

دفتر دوم

کی طرف بھی خصوصیت کے ساتھ توجہ کرنی چاہیئے۔ تحریک جدید کے دور اول میں حصہ لینے والوں میں سے ہر فرد کا دفتر دوم کے لئے کم از کم ایک آدمی تیار کرنا ایسا ہی ہے جیسے روحانی اولاد کی زیادتی میں حصہ لینا۔ اس طرح قیامت تک یہ سلسلہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے چلتا چلا جائے گا اور جماعت کے لئے دائمی ثواب اور خدا تعالےٰ کے قرب کا ایک دائمی رستہ کھلا رہے گا۔

قطعات

"تحریک جدید"

از محترم جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ربوہ

(۱)

سادگی سادہ روی سادہ لباس — سادہ سی خوراک نیکی کی اساس
جو بچے تحریک میں داخل کرو — دین و دنیا میں بنو گے حق شناس

(۲)

خوب پورا ہوا کشف مسیح موعود — فوج ہے پنج ہزاری جو لیے دفع جحود[1]
یہ مقدر ہے کہ ہو دین محمد کا ظہور — دست محمودی ہے باب ظفر کی جو کشود

[1] انکار

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق

ڈاکٹری رپورٹوں کا خلاصہ

قادیان یکم ستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی طرف سے جو ڈاکٹری رپورٹیں بغرض اشاعت اخبار الفضل میں شائع ہوئی ہیں ان کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

کراچی ۲۴ر اگست (بوقت ۸ بجے صبح) کل حضور کی طبیعت اللہ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی اور بے چینی میں بھی کمی رہی۔ کل شام ڈاکٹر جمال نے معائنہ کیا تو کچھ اطمینان کا اظہار کیا کہ طبیعت قدرے بہتر ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ رات نیند آ گئی۔ اس وقت طبیعت بہتر ہے (الفضل ۲۵؁)

کراچی ۲۵ر اگست (بوقت ۸½ بجے صبح) کل صبح دس بجے حضور Ray × کرانے کے لئے ڈاکٹر جلال الدین صاحب کے کلینک پر تشریف لے گئے۔ کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ شام کے وقت کچھ اعصابی ضعف کی تکلیف ہو گئی۔ رات نیند آ گئی آج صبح سے کچھ بے چینی ہے (الفضل ۵۹/۸/۲۶)

کراچی ۲۶ر اگست (بوقت نو بجے صبح) کل دن بھر حضور کو بے چینی کی تکلیف رہی مگر شام کے وقت طبیعت بہتر ہو گئی۔ رات نیند آ گئی اس وقت طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے عام طور پر بہتر ہے۔

کراچی ۲۷ر اگست۔ (بوقت ۸½ بجے صبح) کل صبح حضور کی طبیعت عام طور پر بہتر تھی مگر پھر بے چینی شروع ہو گئی جو بعد دوپہر کافی شدت اختیار کر گئی رات نیند آ گئی آج صبح بھی کچھ بے چینی ہے (الفضل ۵۹/۸/۲۸)

کراچی ۲۸ر اگست (بوقت ساڑھے نو بجے صبح) کل دن کا اکثر حصہ حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے پُرسکون اور بہتر رہی اور شام چار بجے کے بعد سے بے چینی شروع ہو گئی جو مغرب تک رہی رات نیند آ گئی صبح سے بے چینی بہت زیادہ شروع ہے۔ (" " ۵۹/۸/۲۹)

کراچی ۲۹ر اگست (بوقت نو بجے صبح) کل صبح سے دوپہر تک حضور کی طبیعت بوجہ شدید بے چینی خراب رہی اس کے بعد کچھ بہتر ہو گئی رات نیند اچھی آ گئی اس وقت ٹانگ میں درد کی شکایت ہے۔ (" ۵۹/۸/۳۰)

کراچی ۳۰ر اگست۔ (بوقت آٹھ بجکر پینتالیس منٹ صبح) کل دن بھر حضور کی طبیعت پہلے دنوں کی نسبت اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہتر رہی اور بے چینی میں کافی کمی رہی۔ رات نیند اچھی آ گئی۔ اس وقت عام طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ (ضمیمہ الفضل ۵۹/۸/۳۰)

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی کامل شفایابی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔ تا ہمارا قادر و شافی خدا ہمارے پیارے امام کو اپنے خاص فضل سے کامل صحت اور بکام والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین۔

معلوماتِ عامہ

مصنوعی سیّاروں کی کہانی

از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

"بحرِ ناپیدا کنارہ" فارسی کی ایک مشہور اصطلاح ہے۔ اس کا اطلاق ایسے سمندر پر ہوتا ہے جس کا کنارہ معلوم نہ ہو یا جس کا کنارا معلوم کرنا دشوار ہو۔ آج سے چند سال پہلے یہ زبان فارسی کا ایک نہایت بلیغ محاورہ سمجھا جاتا تھا۔ اس کی معنوی بلاغت تو آج بھی قائم ہے اور ہمیشہ قائم رہے گی۔ مگر جہاں تک لفظی بلاغت کا تعلق ہے۔ سائینس کے اس ترقی یافتہ دور میں بے معنی سی چیز ہو گئی ہے۔ آج سمندر کے سارے کنارے چھان ڈالے گئے ہیں۔ اور جو کنارہ پوشیدہ ہے وہاں تک پہنچنا کوئی دشوار امر نہیں رہا۔ راکٹ، میزائل اور ایٹمی بحری جہاز کے علاوہ وہ جیٹ طیارے جو چالیس ہزار فٹ کی بلندی پر پانچ سو میل فی گھنٹہ کی رفتار سے پرواز کرتے ہیں۔ تو آج ان بڑے بڑے سمندروں کو جو چند گھنٹوں میں طے کرتے رہتے ہیں۔ جنہیں پہلے عبور کرنا محال سمجھا جاتا تھا۔ جزائر برطانیہ اور امریکہ کے مسافروں کو دیکھئے وہ ان طیاروں کے ذریعہ محض چند گھنٹوں میں بحرِ اطلانتک عبور کر لیتے ہیں اور اس سفر میں قطب شمالی و قطب جنوبی کے ایسے مقام سے گذرتے ہیں کہ ایک گھنٹہ کے اندر دن کو رات اور رات کو دن میں تبدیل کر سکتے ہیں۔ یہ اس عہد کی سرعت رفتاری کا ایک ادنیٰ کرشمہ ہے۔

وسعتِ کائنات دوسری طرف کائناتِ عالم کا وہ پرانا بطلیموسی تصور جس میں آسمان کو ایک ٹھوس چھت اور ستاروں کو اس میں فانوس و قندیل کی طرح معلق مانا گیا ہے۔ کائنات کو نہایت مختصر اور محدود بنا دیا ہے۔ مگر آج سائینس کے نزدیک یہ تصور کائنات بالکل باطل ہے۔ سائینس آج بحر کو ناپیدا کنار نہیں کہتی بلکہ اُس کائنات کو ناپیدا کنار کہہ رہی ہے۔ جسے پہلے محدود و مختصر کہا جاتا تھا۔

سائنس کے اس نئے تصور اور نئی کوشش نے بہت سی حقائق کے چہرے سے پردہ ہٹا دیا ہے۔ اور آج ہم صحیح معنوں میں کائنات کی گوناگوں خصوصیات اور اپنی حیرت انگیز بے بسی یا قدرت کی بے پناہ طاقت اور اپنی لازوال بندگی کے اعتراف پر مجبور ہوتے ہیں۔

ثبوتِ بندگی ابھی تک روس اور امریکہ کی طرف سے بین الاقوامی جغرافیائی سال کے ماتحت جو مصنوعی سیارے فضا میں پہنچ گئے ہیں۔ اور ان کے ذریعہ فضا کے جیسے جیسے اسرار سربستہ کا انکشاف ہوا ہے۔ ان پر غور کرنے سے ہم محسوس کر سکتے ہیں کہ اس کائنات کے درمیان ہماری یا ہماری زمین کی کیا پوزیشن ہے۔ ہماری نظر جب دن میں سورج کو دیکھتی ہے تو وہ کتنے نورانی دنورانی حجابوں کو چیرتی ہوئی وہاں پہنچتی ہے۔ یا رات میں جب ہم اپنے طفیلی سیارے "چاند" دوسرے سیاروں اور "نظام کہکشاں کو دیکھتے ہیں تو ہماری نظروں کو کہاں تک پہنچنے میں کن کن مرحلوں سے گذرنا پڑتا ہے۔ مصنوعی سیارے یہی معلومات حاصل کرنے کیلئے فضا میں بھیجے گئے ہیں۔ اور ابھی تک جو معلومات حاصل ہو سکی ہیں۔ ان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہماری یہ زمین چاروں طرف سے خطرناک حالات میں گھری ہوئی ہے۔ اور ہم تجابات خلا کے درمیان بالکل محصور و مقید ہیں۔ ہماری زمین کے ارد گرد کئی نورانی دنورانی غلاف ہیں۔ اگر فضا میں کوئی غیر متوازی کیفیت پیدا ہو جائے تو یہی غلاف ہلاکت کا باعث ہو سکتے ہیں۔ ہمارے سروں پر ہزاروں من کے شہابی پتھر چکر لگا رہے ہیں۔ اگر کوئی فضائی حادثہ پیش آ جائے تو وہ ہمیں آن واحد میں جلا کے بھسم کر سکتے ہیں۔ سورج کے طوفان دھبے اور غبار ہر شئے سے ہم متاثر ہوتے رہتے ہیں اور یہ حیات مستعار جس پر آج ہمیں بڑا ناز ہے بالکل دوسروں کی دست نگر۔ رہینِ منت اور زیر احسان نظر آنے لگتی ہے۔

ایک برتر طاقت کی ضرورت مصنوعی چاند کی رپورٹ ہے کہ فلوریڈا کا وہ ساحل جہاں سے گاہے بگاہے راکٹ کے پرواز کرنے کی ہیبت ناک آواز بلند ہوتی ہے یا روس کی وہ جگہ جہاں سے راکٹ گرجتا ہوا فضا کی طرف پرواز کرتا ہے۔ یا وہ "رصد گاہیں" جہاں بیٹھ کر ہوائی خلاء کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ قدرت یا نیچر کے ایک معمولی جھٹکے سے نیست و نابود ہو سکتے ہیں۔ ممکن تھا کہ پہلے انسان اپنے کو سلسلہ تخلیق کا سب سے طاقتور فرد قرار دیتا مگر خود اس نے فضا سے جو معلومات فراہم کئے ہیں وہ اس کو نہایت مجبور و کمزور ثابت کرتے ہیں۔

اے روشنیٔ طبع تو برمن بلا شدی

تصورِ خدا مذہبی اقدار میں ان تمام چیزوں سے بلند ہو کر جو ایک خدا کا تصور پیش کیا گیا ہے۔ مصنوعی چاند کی رپورٹ کے بعد اس کی اہمیت دوبالا ہو جاتی ہے۔ کیا کائنات کے اس بحرِ ناپیدا کنار میں ہمیں ایک ایسی طاقت کی ضرورت نہیں جو ساری کائنات سے بالا ہو جو ہم کو کائنات کے مدوجزر سے محفوظ رکھے اور جب ہم سائینس کی کشتی میں بیٹھ کر بحرِ کائنات کو نکلیں تو اس "اتھاہ سمندر" میں وہ ہمارا محافظ و ناخدا ہو۔

روسی اطلاعات سفارت خانہ روس کے محکمۂ اطلاعات نے دہلی سے مصنوعی چاند پر ایک کتابچہ شائع کیا ہے۔ اس میں بھی فطرت کی بہت سی ایسی مخفی طاقتوں کا اعتراف کیا گیا ہے۔ جن کا مصنوعی چاند سے پہلے سائینس دانوں کو بھی علم نہیں تھا یعنی سائینس کی سب سے ترقی یافتہ قوت نے خود اس بات کی شہادت دے دی کہ ضرور مت ہونا اور بھی طاقتیں ہیں جو کائنات پر اثر انداز ہیں۔ اور مزید جستجو کے بعد ایسی طاقت کا بھی سراغ مل سکتا ہے جو ساری کائنات سے بالا و برتر ہو۔

روس کا دوسرا سیارہ روس نے جب دوسرا سیارہ فضا میں پھینکا۔ تو اس میں خاص طور پر ایسے سائینسی آلات لگائے گئے تھے جن سے سورج سے نکلنے والی ایکسرے (X Ray) اور دوسری فضائی لہروں کی وسیع پیمانہ پر جانچ ہو سکے۔ اس سیارہ نے جو رپورٹ بھیجی ہے اس سے معلوم ہوا کہ

وہ اپنے بیضوی مدار پر سفر کرتے ہوئے کرۂ ہوائی کے ایسے خطوں سے گذرتا ہے جن پر برقی اجتماع بہت زیادہ ہوتا ہے۔ آگے اسی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ عملی حیثیت سے کئی بار دیکھا گیا کہ ریڈیائی لہریں زمین کے چاروں طرف چھوٹا مدار اختیار کر کے ایک بڑے مدار سے گھوم کر ریسیور میں داخل ہوتی ہیں۔ بارہا یہ بھی دیکھا گیا کہ ریڈیائی سگنل پوری دنیا میں گونج اُٹھتے ہیں بعض صورتوں میں اس کی مدت کی پیمائش فاصلے کی پہلی منزل کے تناسب سے جتنی ہونی چاہیئے۔ اس سے زیادہ ہوتی ہے۔

اسی رپورٹ میں یہ بھی درج ہے کہ ابھی حال میں جو تحقیقات کی گئی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان روشنیوں کے علاوہ جو نظر آتی ہیں سورج سے ایسی بھی شعاعیں خارج ہوتی رہتی ہیں جن کا حلقہ ایکسرے (X-RAY) کی ایک سینٹی میٹر کے دس کروڑویں حصہ سے بھی زیادہ چھوٹی لہروں سے لے کر بڑی ریڈیائی لہروں تک ہوتا ہے

. . . .

. . . خطہ نورانی بہت ہی لطیف مادے سے بنا ہے۔ اس کا درجۂ حرارت . . . ۰۰۰ . . . ا ہے۔ لیکن بظاہر اس میں اس سے بھی زیادہ درجۂ حرارت کے خطے موجود ہیں۔ اب بھی اس خطے کی نوعیت ایک معمے کی حیثیت رکھتی ہے۔

دعویٰ ہمہ دانی اس کتابچہ میں کائنات کی اور بہت سی معلومات جمع کیگئی ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کو ابھی اس کے ابتدائی اسرار کا بھی علم حاصل نہیں ہوا۔ پھر اسے کب یہ زیب دیتا ہے کہ وہ طاقت سے انکار کر دے جسے اہل مذاہب ساری کائنات سے بالا و برتر سمجھتے ہیں۔ اگر ان سائینس دانوں کی طرف سے "ہمہ دانی" کا دعویٰ کیا جاتا تو اس انکار کی کوئی قانونی حیثیت ہو سکتی تھی۔ مگر ایسے دعویٰ کا کوئی امکان نظر نہیں آتا۔ وہ آدمی جو سائینس کے تصورات سے دور ہے اس کے لئے تو ممکن ہے کہ وہ جہل کی بنیاد پر دعویٰ ہمہ دانی کر دے مگر سائینس دان جنہیں قدم قدم پر ہزاروں معجزے نظر آتے ہیں اور جن پر ہر دن کل یوم ھو فی شان والی تجلی ظاہر ہوتی رہتی ہے ان کے لئے کب ممکن ہے کہ وہ ہمہ دانی کا دعوے کر سکے۔

امریکی اطلاعات روس کے بعد امریکہ کی طرف سے جو مصنوعی چاند کی فراہم کردہ اطلاعات شائع کی گئی ہیں ان سے بعد میں اس حقیقت کے سمجھنے میں تقویت ملتی ہے۔

ریڈیائی خطہ ۱۲؍ جنوری ۱۹۵۸ء کو جو امریکہ نے "ایکسپلورر" نام کا مصنوعی سیارہ فضا میں چھوڑا۔ فضا کے متعلق سب سے اہم دریافت اسی سیارے نے کی۔ اور وہ دریافت یہ ہے کہ

"زمین کے اطراف خلاء میں ایک ریڈیائی خطہ موجود ہے"۔

سائینسدانوں کے نزدیک جیوفزیکل سال کی یہ سب سے اہم دریافت ہے۔

زمین کی حقیقی شکل امریکہ کا دوسرا سیارہ ۱۷؍ مارچ ۱۹۵۸ء کو فضا میں اُڑا۔ اس سیارے میں ایسے آلات لگائے گئے تھے جن سے نکرا نکا پن کے جزیرے کا ٹھیک ٹھیک مقام معلوم ہو کہ زمین کی حقیقی شکل کیا ہے۔ پہلے تو زمین کو ایک ایسا کرہ مانا جاتا تھا جس کا پیٹ کشتی کی طرح خالی ہو۔ یہ بہت پرانا نظریہ ہے۔ پھر زمین گول قرار دی گئی اور اس کے بعد بیضوی۔ مگر سائینس دانوں کو خود اپنے نظریہ پر اعتماد نہیں اور یقین کے ساتھ وہ نہیں کہہ سکتے کہ واقعی زمین کی کیا شکل ہے۔ یہی بات معلوم کرنے کے لئے امریکہ نے اپنا دوسرا سیارہ اڑایا مگر ابھی تک اس کی رپورٹ معلوم نہیں ہو سکی۔

شہابِ ثاقب تیسرا کامیاب سیارہ جو امریکہ کی طرف سے چھوڑا گیا وہ ایکسپلورر سوم تھا۔ اس سیارے نے ریڈیائی خطہ کے متعلق قیمتی اعداد و شمار اور شہابِ ثاقب کے متعلق بیش قیمت معلومات فراہم کئے۔

پہلے یہ سمجھا جاتا تھا کہ مصنوعی سیارے

کو فضاء میں جن مشکلات سے دوچار ہونا ہوگا ان میں سب سے بڑی مشکل "شہاب ثاقب" کی ہوگی۔ سائنس دان ۱۹۰۳ء سے شہاب ثاقب کے وجود اور اس کی تخریبی طاقت کو تسلیم کرتے آرہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ فضا میں ان گنت شہابی پتھر چکر لگا رہے ہیں۔ ان میں چھوٹے بھی ہیں اور بڑے بھی۔ چھوٹے رائی کے دانے کے برابر اور بڑے ہزار من کی چٹان کے برابر تک ہیں۔ اگر مصنوعی سیارہ کسی شہابی پتھر سے ٹکرا جائے تو اس کی تباہی یقینی ہے۔ مگر ابھی تک ایسا کوئی حادثہ پیش نہیں آیا اور مصنوعی سیارے خیر و عافیت سے اپنے اپنے مدار پر نقل و حرکت کر رہے ہیں۔ امریکہ کے اس تیسرے سیارے نے شہابی پتھروں کے متعلق بہت کچھ اطلاعات بھیجی ہیں۔

مقناطیسی میدان کی پیمائش

امریکہ کے پانچویں سیارے پائنیر اول نے بھی شہاب ثاقب کی بابت قیمتی اطلاع بھیجی ہے جس سے ان سیاروں کے درمیان شہابی پتھروں کی کثافت کا حال معلوم ہوا۔ خلاء کے مقناطیسی میدان کی پہلی پیمائش بھی اسی سیارے نے کی۔

دوسرا ریڈیائی خطہ

امریکہ کے چھٹے سیارے نے خلاء سے جو خبریں بھیجی ہیں۔ ان سے ایک اور اہم دریافت ہوئی۔ یعنی زمین کے اطراف کے خلاء میں دوسرے ریڈیائی خطہ کا علم ہوا۔

انسانی آواز کا نشر

ان سیاروں میں سے سب سے دلچسپ امریکہ کا ساتواں سیارہ ثابت ہوا۔ اس کا نام اٹلس یا پروجیکٹ اسکور ہے۔ یہ ۱۸ دسمبر ۵۸ء کو فضاء میں اڑایا گیا۔ اسی سیارے نے پہلی مرتبہ انسانی آواز یعنی صدر آئیزن ہاور کا پیغام امن خلاء کی بلندی سے نشر کیا اور اسے زمین کے اسٹیشنوں سے قبول کرکے ریلے کیا۔ اس سیارہ سے یہ ثابت ہوگیا کہ انسان فضاء کی بلندی پر پہنچ کے بھی اہل زمین سے بھی بات چیت کرسکتا ہے۔

بادلوں کی تصویر

امریکہ نے آٹھواں سیارہ اس غرض سے بھیجا کہ وہ ان بادلوں کی تصویر لے کہ جو ہمیشہ زمین کے اطراف میں چھائے رہتے ہیں۔ مگر یہ سیارہ ڈگمگانے لگا۔ اس لئے اس کی بھیجی ہوئی اطلاعات کا تجزیہ دشوار ہوگیا۔

چاند اور زندگی

گیارھواں سیارہ جو امریکہ کی طرف سے فضاء میں داغا گیا اس کو "ڈسکورر دوم" کہتے ہیں۔ اس کے اڑانے کی غرض یہ تھی۔ کہ یہ معلوم کیا جائے کہ چاند اور فضاء میں زندہ رہ سکتا ہے یا نہیں۔ اور زندگی کے لئے کم سے کم کتنے آکسیجن اور کتنے درجہ حرارت کی ضرورت ہے۔ اس سیارے نے جو رپورٹ بھیجی اس سے معلوم ہوا کہ انسان یا کوئی اور چاند اور فضا میں زندہ رہ سکتا ہے۔

بارھواں سیارہ

ان سیاروں میں سب سے زیادہ معلومات امریکہ کا بارھواں سیارہ "ایکسپلورر ششم" فراہم کر رہا ہے۔ یہ زمین کے مقناطیسی اور ریڈیائی خطہ کا نقشہ بناتا ہے۔ بادلوں کی تصویر لیتا ہے۔ شہاب ثاقب کے سائز اور رفتار کا پتہ لگاتا ہے۔ اور ریڈیائی لہروں کی حرکات کا مطالعہ کرتا ہے۔

اس سیارے سے جو تازہ ترین اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے پتہ چلا ہے کہ فضاء میں "شہاب ثاقب" اسپائرد سٹیل بلڈنگ کے برابر تک ہیں۔ زمین کے بادلوں کی تصاویر لینے والا کیمرہ ابھی تک کام کر رہا ہے۔ امریکہ نے اپنا آخری سیارہ ۱۷ اگست ۵۹ء کو اڑایا ہے۔

فضا کے پہلے مسافر

امریکن رپورٹر مورخہ ۳ جون ۱۹۵۹ء کی اطلاع ہے کہ ایک ہفتہ پہلے فلوریڈا کے ساحل سے دو بندروں کو فضا میں اڑایا گیا۔ اور پھر انہیں کامیابی کے ساتھ زمین پر واپس بلا لیا گیا۔ اس سے پیشتر کہ روس کے ایک کتے اور ایک کتی یعنی "لائیکا اور میشکا" نے سفر خلاء کی خبر پڑھ چکے ہیں۔ خلاء کے ان چاروں مسافروں نے متفقہ طور پر اس بات کی تصدیق کی ہے۔ سائنس کی امداد انسان کے لئے خلا میں زندہ رہنا ممکن ہے۔

زہرہ کی مسافت

امریکی سائنس دانوں نے مصنوعی سیاروں کے علاوہ خلاء کے بعض اسرار معلوم کرنے کے دوسرے ذرائع بھی معلوم کرلئے ہیں۔ چنانچہ مئی ۵۹ء کی رپورٹ ہے کہ

امریکی سائنسدانوں نے راڈر کے ذریعہ زہرہ کی مسافت کا پتہ لگایا۔ زمین سے زہرہ پر آواز بھیجی۔ جو ڈھائی منٹ میں وہاں پہنچی اور ڈھائی منٹ میں واپس آئی۔ اس آواز کی بازگشت کا بھی سامان کیا گیا تھا۔

غرض ابھی تک کائنات کے اسرار سربستہ معلوم کرنے کے لئے روس اور امریکہ کی طرف سے جتنے سیارے اڑائے گئے ہیں۔ ان تمام سیاروں نے جو اطلاعات بھیجی ہیں۔ وہ اس حقیقت کے سمجھنے کے لئے کافی ہیں کہ ابھی ہزاروں طاقتیں اور بھی ہیں۔ جو زمین اور اہل زمین پر اثر انداز ہیں۔ مگر ان کی حقیقت ابھی تک سائنس دانوں کو بھی معلوم نہیں ہوسکی۔ پھر اس طاقت کے متعلق سائنس دان لاعلمی کے سوا اور کیا کہہ سکتے ہیں۔ جو سب سے لطیف ورا الورار اور کائنات سے بالا و برتر ہے ؎

جماعت احمدیہ سونگھڑہ کے لئے درخواست دعا

سونگھڑہ کی جامع مسجد میں بعض اوقات نمازیوں کو نماز پڑھنے میں تکلیف ہوتی تھی اس کمی کو محسوس کرکے خاکسار نے چند مخیر احباب کو اس امر کی طرف توجہ دلائی۔ چنانچہ

مکرم سید بشیر احمد صاحب سرلونی نے یکصد روپیہ

لجنہ اماء اللہ سونگھڑہ حلقہ ۲ نے ۸۰ بچاس "

مکرم سید عبد الخالق صاحب مرحوم نے وفات کے وقت ایک ایسی جائداد کی وصیت مکرم مولوی سید محمد احمد صاحب کے سپرد کردی تھی کہ اگر وہ جائداد دستیاب ہوتی تو اس میں سے آمد کا ½ حصہ جامع مسجد کو بھی دی جائے۔ سو الحمدللہ کہ میری اس تحریک کے بعد اس جائیداد میں سے ۱۰۵/- روپے وصول ہوئے۔ اسی طرح مجلس خدام الاحمدیہ سونگھڑہ نے اس مد میں اپنے فنڈ سے مبلغ ۸/- روپے عنایت کئے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اس طرح بجملہ ۲۷۳/- روپے سے مندرجہ ذیل کام جو نہایت ضروری تھے بفضلہ تعالے سرانجام پائے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

(۱) جامع مسجد کی چاردیواری کا ایک ضروری حصہ۔

(۲) ایک وسیع پختہ فرش۔

(۳) ایک غسل خانہ پختہ۔

(۴) ایک خلوت خانہ پختہ۔

ان کے علاوہ کئی اور ضروریات بھی اس مسجد کے ساتھ وابستہ ہیں اللہ تعالیٰ بہتر سامان پیدا کردے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ ان قربانی کرنے والوں کے اخلاص میں برکت بخشے مزید خدمت دین کی توفیق بخشے اور مرحوم عبد الخالق کے تربت کو اپنے فضل و رحمت سے وسعت بخشے۔ آمین۔

خاکسار سید بدر الدین احمد عفی عنہ امیر جماعت احمدیہ سونگھڑہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اجتماعی دعا اور صدقات

تیماپور

خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق رپورٹ سنائی گئی۔ اور بعد نماز جمعہ احباب جماعت نے اجتماعی دعا کی اور غرباء میں بطور صدقہ روپے تقسیم کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے محبوب آقا کو جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار قریشی نذیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ تیماپور (حیدرآباد)

حیدرآباد دکن

مورخہ ۲۳ اگست کو مجلس خدام الاحمدیہ کے ماہانہ اجلاس میں حضور ایدہ اللہ کی صحت کیلئے اجتماعی دعا کی گئی۔ اس موقعہ پر مکرمی حکیم محمد دین صاحب مبلغ مقامی نے صدقہ کی تحریک بھی کی چنانچہ اس وقت ۲/۸ روپے کئے عدے اور کچھ نقد رقم وصول ہوئی۔ چنانچہ اس سے ایک بکرا خرید کر صدقہ دیا گیا احمدی اور غیر احمدی مستحقین کو گوشت تقسیم کیا گیا۔

خاکسار محمد صادق قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد۔

موسیٰ بنی مائینز

جناب ناظر صاحب اعلیٰ کی چٹھی سے علم ہونے پر کہ حضور انور کی صحت زیادہ خراب ہے مقامی جماعت نے فوراً ایک بکرا خرید کر صدقہ دیا۔ علاوہ ازیں روزانہ نماز مغرب کے وقت اجتماعی دعا کی جاتی ہے اللہ تعالیٰ ہماری عاجزانہ دعاؤں کو سنے اور ہمارے پیارے امام کو جلد صحتیاب فرمائے۔ آمین۔

خاکسار سید محمود احمد مبلغ موسیٰ بنی مائینز

تقرر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان

نوٹ :- حسب ذیل عہدیداران کی منظوری ۳۰؍۴؍۶۲ تک کی ہے بسوائے اس کے کہ کسی عہدہ کے لئے مشروط منظوری ہو جس کے لئے الگ نوٹ دے دیا گیا ہے (ناظر اعلیٰ قادیان)

کنانور

این حامد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ
کنانور کیرالہ (مشروط منظوری چھ ماہ)
این عبد الرحیم صاحب سیکرٹری دعوت و تبلیغ "
کے پی محی الدین صاحب سیکرٹری امور عامہ و خارجہ "
حاجی سی پی عبد الحمید صاحب سیکرٹری
تعلیم و تربیت
ایم پی مصطفےٰ صاحب سیکرٹری مال و امین
کے پی محمود صاحب سیکرٹری جائیداد و آڈیٹر
این ابراہیم صاحب محاسب

شوپیاں

ماسٹر غلام محمد خاں صاحب پریذیڈنٹ جماعت
احمدیہ شوپیاں تحصیل کولگام کشمیر
ماسٹر محمد داؤد احمد صاحب سیکرٹری دعوت و
تبلیغ
مولوی احمد اللہ صاحب فاضل سیکرٹری مال
و سیکرٹری تعلیم و تربیت
جلال الدین صاحب سیکرٹری امور عامہ
و خارجہ
محمد رؤف خاں صاحب آڈیٹر
ماسٹر محمد یاسین صاحب

ہاری پاری گام

خواجہ غلام احمد صاحب راتھر پریذیڈنٹ
جماعت احمدیہ ہاری پاری گام ضلع
اننت ناگ کشمیر (مشروط منظوری
چھ ماہ)
خواجہ حکیم ولی محمد صاحب راتھر سیکرٹری دعوت و
تبلیغ و تعلیم و تربیت و امور عامہ و خارجہ
(مشروط منظوری چھ ماہ)
خواجہ محمد شعبان صاحب راتھر نمبردار سیکرٹری
مال (مشروط منظوری چھ ماہ)

بھدرواہ

خواجہ محمد عبد اللہ صاحب منڈائی پریذیڈنٹ
جماعت احمدیہ بھدرواہ ضلع ڈوڈہ
کشمیر (مشروط منظوری چھ ماہ)
خواجہ جمال الدین صاحب میروائس پریذیڈنٹ
خواجہ عبد الغنی صاحب میر سیکرٹری دعوت و تبلیغ
منشی عبد الغفار خاں صاحب گنائی سیکرٹری
تعلیم و تربیت۔
خواجہ عبد الرحمن صاحب خان سیکرٹری امور
عامہ و خارجہ
خواجہ ماسٹر عبد الرزاق صاحب منڈائی
سیکرٹری مال
ملک عبد الرحمان صاحب سیکرٹری
ضیافت

ٹائیں

مولوی میاں امیر الدین صاحب پریذیڈنٹ
جماعت احمدیہ ٹائیں منکوٹ پھگلہ (پونچھ)
جموں (مشروط منظوری چھ ماہ)
مولوی بشیر احمد صاحب سیکرٹری دعوت و تبلیغ
میاں جمال الدین صاحب سیکرٹری مال

ساندھن

کریم الدین خاں صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ
ساندھن براستہ اچھنیرہ ضلع آگرہ
(یو۔پی) (مشروط منظوری چھ ماہ)
بہادر خاں صاحب سیکرٹری دعوت و تبلیغ و
تعلیم و تربیت و مال
برکت اللہ خاں صاحب سیکرٹری امور عامہ و خارجہ

نرگاؤں

مصاحب خاں صاحب پریذیڈنٹ جماعت
احمدیہ نرگاؤں ڈاکخانہ کمسی پور ضلع
کٹک (اڑیسہ) (مشروط منظوری
چھ ماہ)
آدم خاں صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت
و مال
ناظر خاں صاحب سیکرٹری امور عامہ و خارجہ

کرڈاپلی

منشی شیخ قمر علی صاحب دبیرہ پریذیڈنٹ
جماعت احمدیہ کرڈاپلی ڈاکخانہ نگریا ضلع
کٹک اڑیسہ
منشی قاسم علی صاحب سیکرٹری دعوت و تبلیغ
مولوی محمد صدیق صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت
و مال
منشی شیخ غفور صاحب سیکرٹری ضیافت
جبار خاں صاحب امین
منشی شیخ جمعہ صاحب سیکرٹری امور عامہ
و خارجہ (مشروط منظوری چھ ماہ)
منشی داد محمد صاحب سیکرٹری تحریک جدید و
وقف جدید (مشروط منظوری چھ ماہ)

کنڈراپارا

شیخ قطب الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت
احمدیہ کنڈراپارا محلہ براہاٹ ضلع
کٹک اڑیسہ (مشروط منظوری چھ ماہ)
شیخ کمال الدین صاحب سیکرٹری مال " "
" محمود احمد صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت

بھرت پور

محمد یعقوب حسین صاحب بی۔اے پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ
بھرت پور ضلع مرشد آباد
محمد یونس صاحب سیکرٹری دعوت و تبلیغ و تحریک
جدید
واحد بخش صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت (مشروط
منظوری چھ ماہ)
شیخ محمد سعید صاحب سیکرٹری امور عامہ و خارجہ و
ضیافت (مشروط منظوری چھ ماہ)
زین الحق صاحب سیکرٹری مال و وقف جدید
(مشروط منظوری چھ ماہ)

میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا

تبلیغی مساعی کو تیز تر کرنے یعنی خدائے واحد و لاشریک کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے ضروری ہے کہ جماعت احمدیہ کا ہر ایک فرد ہر وقت اپنی ذمہ داری کو پیش نظر رکھے۔ عزم اور ارادہ کی پختگی پورے جوش اور ولولے کے ساتھ ہم اس آسمانی نور کو چار دانگ عالم میں پھیلا سکتے ہیں۔ مگر ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنے عہد بیعت کو نہ بھولیں۔ ہر کام میں عملی طور پر دین کو دنیا پر مقدم رکھ کر اپنی فرض شناسی اور ایفائے عہد کا ثبوت دیں۔

مرکز کی مالی حالت اس وقت آپ کو خصوصیت سے احساس ذمہ داری کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ موجودہ مالی سال کے ساڑھے تین ماہ گذر چکے ہیں۔ اور تدریجی بجٹ کے مقابل پر وصولی کی رفتار سے معلوم ہوتا ہے کہ عہدیداران مال اور احباب جماعت نے اس طرف بہت ہی کم توجہ دی ہے

اب وقت آگیا ہے کہ جملہ عہدیداران مال اور مبلغین کرام اپنی اپنی جماعتوں کے بجٹ سو فی صدی پورا کرنے کے لئے پوری سنجیدگی کے ساتھ تگ و دو شروع کر دیں۔ مجھے امید ہے کہ اگر عہدیداران نے ابھی سے اپنی مساعی کو تیز کر دیا اور افراد جماعت میں قربانی کی روح صحیح رنگ میں پیدا کر کے احساس ذمہ داری سے روشناس کر دیا تو سال کے آخر تک گذشتہ کوتاہی کی تلافی ہو سکے گی۔ مگر اس کے لئے ابھی سے پیہم اور مسلسل جد و جہد کا آغاز ہو جانا ضروری ہے۔ کیونکہ گذشتہ ساڑھے تین ماہ انتہائی غفلت و لاپرواہی میں گذر گئے ہیں۔

مجھے پختہ امید ہے کہ مبلغین کرام و جملہ عہدیداران مال احباب جماعت کے اندر مرکز کی ضروریات کا احساس پیدا کر کے قربانی کے جذبہ کو بیدار کریں گے۔ مرکز کی موجودہ مالی حالت متقاضی ہے کہ ہم میں سے ہر ایک احمدی نہ صرف سال رواں کا ہی چندہ سو فی صدی ادا کرے۔ بلکہ سابقہ بقایا کو بھی ادا کر کے اللہ تعالےٰ کی رضا کا وارث ہو۔ اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل سے ہم سب کو صحیح معنوں میں دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اپنی ذمہ داریوں سے احسن طریق پر عہدہ برآ ہونے کی طاقت عنایت فرمائے۔ آمین۔ (ناظر بیت المال قادیان)

تصحیح

اخبار بدر مورخہ ۲۰؍اگست ۱۹۵۹ء میں جو تقرر عہدیداران جماعتہائے احمدیہ ہندوستان شائع ہوئے ہیں۔ ان میں جماعت احمدیہ سونگڑہ کے عبد الحلیم خان صاحب سیکرٹری امور عامہ و خارجہ اور سید غلام احمد صاحب آڈیٹر کی مشروط منظوری چھ ماہ ہے۔

جماعت احمدیہ کلکتہ کے عہدیداران سوائے سید بشیر الرحمان صاحب سیکرٹری جائداد کے جن کی منظوری مشروط چھ ماہ کے لئے ہے۔ باقی ۳۰؍۴؍۶۲ تک کے لئے منظور کئے گئے ہیں

جماعت احمدیہ کالابن کوٹلی کے میاں لعل الدین صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت ہیں۔ اور سیکرٹری امور عامہ و خارجہ ماسٹر عبد الرشید صاحب مدرس ہیں۔

جماعت احمدیہ جیک ایمرچ کے راجہ غلام محمد خان صاحب امین بھی ہیں۔ اور جماعت احمدیہ او۔ایم۔پی کٹک کے عبد الصمد خان صاحب ٹانک سیکرٹری تعلیم و تربیت ہیں۔ اور لقاء الرحمن صاحب حوالدار سیکرٹری مال ہیں۔ (ناظر اعلےٰ قادیان)

امتحان "اسلام کی دوسری کتاب"

برائے ناصرات الاحمدیہ بھارت

بتاریخ ۲۰ ستمبر ۱۹۵۹ء

ناصرات الاحمدیہ بھارت کا امتحان اسلام کی دوسری کتاب مورخہ ۲۰ ستمبر بروز اتوار ہو رہا ہے صدر لجنہ اماء اللہ اور سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ اپنی اپنی جگہوں کے نام جلد از جلد بھجوائیں تا کہ پرچے بر وقت بھجوائے جا سکیں۔ ابھی صرف دو تین جگہوں سے نام موصول ہوئے ہیں۔ جس جگہ لجنہ قائم نہ ہو وہاں سے بچیاں اپنے نام خود بھجوا سکتی ہیں سا ول۔ دوئم آنے والی بچی کو انعام دیا جائے گا۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

زکوٰۃ ادا کرکے اپنے مالوں کو پاکیزہ بنائیں

خبریں

شیلانگ ۱۳ر اگست۔ پریس ٹرسٹ آف انڈیا کی اطلاع ہے کہ آسام کی شمالی مشرقی سرحدی ایجنسی نیفا کے کچھ نئے علاقوں میں جو سیانگ اور لوہٹ ڈویژنوں میں واقع ہیں کمیونسٹ چین نے مزید جارحانہ کارروائیاں کی ہیں جن کے نتیجے کے طور پر بھارت کی چند سرحدی چوکیاں جو تبت اور بھارت کی میکموہن لائن کے ساتھ واقع ہیں۔ بھارت سے چھین گئی ہیں۔ اور چین نے اُن پر قبضہ کر لیا ہے۔ ان چوکیوں میں آسام رائفلز کے سپاہی تعینات تھے۔ لونگجو کی سرحدی چوکی کے متعلق جس پر ۲۶ر اگست کو چینی فوجوں نے دھاوا بول دیا تھا ابھی پوزیشن واضح نہیں ہو سکی [illegible]

نئی دہلی ۱۳ر اگست۔ امریکہ سے بھارت کو [illegible] کی مزید گرانٹ مل رہی ہے یہ رقم [illegible] تعمیر کے سلسلہ میں [illegible] سامان خریدنے پر خرچ ہوگی

نئی دہلی ۱۳ر اگست۔ پردھان منتری بھارت نہرو نے آج راجیہ سبھا میں اعلان کیا کہ چین نے شمالی مشرقی سرحدی ایجنسی نیفا کے علاقہ میں جو کارروائیاں کی ہیں جارحانہ کارروائیاں ہیں۔ آپ سے نیفا کے علاقہ میں کمیونسٹ چین کی جارحانہ کارروائیوں کے بارے میں متعدد سوالات دریافت کئے گئے جو یہ جاننے کے لئے بے تاب تھے کہ بھارت سرکار چین کی جارحانہ کارروائیوں کے اعادہ کو روکنے کے لئے کیا اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ شری نہرو نے جواب میں کہا کہ دوسرے لفظوں میں دو ہزار میل لمبی سرحد پر اس طرح کے چھاپے روکنا ممکن نہیں۔ سوائے اس کے کہ ہم اس قسم کے حملوں کو پسپا کرنے کے اقدامات کریں یا اپنے دفاع کو مضبوط بنائیں وغیرہ وغیرہ۔ جہاں ہم پر لازمی ہے کہ ہم اپنی سرحدوں کی حفاظت کریں۔ اور انہیں مضبوط بنائیں۔ اور اس طرح اپنے ملک کی یکجہتی کا تحفظ کریں۔ وہاں عام طور پر بڑے ممالک کا یہ طریقہ نہیں ہوتا۔ کہ کوئی اچانک یوں شور مچانے لگے۔ جیسے دو ملکوں کے درمیان جنگ چھڑ گئی ہو۔ کوئی یوں ہوا میں تلواریں مارنا شروع نہیں کر دیا کرتا۔ بلکہ لوگوں کو اپنے آپ کو ضبط میں رکھنا ہوتا ہے۔ (" ")

دارجیلنگ ۳۱ر اگست۔ چینی فوجوں کی طرف سے بھوٹان کے علاقہ کی خلاف ورزی کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ چینی فوجیں بھوٹان کی سرحد پر بھاری تعداد میں جمع ہیں۔ اور جدید ہتھیاروں سے لیس ہیں۔ اس کے علاوہ شمال مشرقی سرحدی ایجنسی اور نیپال کی سرحدوں پر بھی چینی حکام فوجی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ اور بھارتی فوج ہر قیمت پر بھارتی علاقوں کی حفاظت کرنے کے لئے تیزی سے انتظامات میں مصروف ہے۔ اور سارا سرحدی ڈھانچہ جنگ کے وقت کی ہنگامی سطح پر کھڑا کیا جا رہا ہے۔ بھارتی فوجی حکام شیلانگ میں آسام رائفلز کے افسروں سے اس معاملہ میں تبادلہ خیالات کر رہے ہیں کہ سرحدوں کی کیسے بہتر طور پر حفاظت ہو سکتی ہے وہ اس معاملہ پر بھی غور کر رہے ہیں۔ کہ آیا بوقت ضرورت بھارتی فوجیں اتاری جا سکتی ہیں یا نہیں۔ (پرتاپ جالندھر ۲/۹)

یونائیٹڈ نیشنز۔ ۳۱ر اگست۔ یہاں کے حلقوں میں تبت کے معاملہ پر غور کے لئے سکیورٹی کونسل کا اجلاس جلد بلائے جانے کے بارے میں قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں تبت کا مسئلہ اتحادی سبھا میں پیش کرنے کا اعلان کل دلائی لامہ نے کیا تھا مگر چونکہ تبت اتحادی سبھا کا ممبر نہیں ہے اسلئے کوئی اور ملک ہی اس مسئلہ کو وہاں اُٹھا سکتا ہے۔ اگر کسی ممبر نے اس مطلب کی درخواست کی۔ تو اُسے نظر انداز نہیں کیا جا سکے گا۔ اتحادی سبھا کے حکام نے کہا ہے کہ انہیں دلائی لامہ کی طرف سے کوئی خط موصول نہیں ہوا۔ ابھی یہ واضح نہیں ہوا۔ کہ آیا وہ چاہتے ہیں کہ اتحادی سبھا کوئی عملی کارروائی کرے۔ یا وہ صرف دنیا کی توجہ اس مسئلہ کی طرف مبذول کرانا چاہتے تھے

نئی دہلی ۳۱ر اگست۔ آج راجیہ سبھا میں وزیر خوراک و زراعت شری پاٹل نے بتایا کہ نئی غذائی پالیسی پر نیشنل ڈیولپمنٹ کونسل کی میٹنگ میں غور ہوگا۔ جس میں شمولیت کے لئے صوبائی وزیر خوراک بھی مدعو کئے جا رہے ہیں۔ نیشنل ڈیولپمنٹ کونسل کی ۵، ۶ر ستمبر کو دہلی میں میٹنگ ہو رہی ہے۔ مرکزی سرکار صوبوں سے تعاون کے ساتھ نئی پالیسی وضع کرے گی اور فیصلہ کرے گی۔ اُنہوں نے اپیل کی۔ کہ خوراک کے مسئلہ کو سیاسیات سے بالاتر رکھا جائے۔ اور کہا کہ غذائی مسئلہ کا مستقل حل پیداوار بڑھانا ہے۔ اُنہوں نے ہاؤس کو یقین دلایا کہ وہ پانچ سال کے اندر اندر دیش کو اناج کے معاملہ میں خود کفیل بنانے کا نصب العین حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ میں اناج کے [illegible] نہیں اگر میں [illegible] بغیر [illegible] چلا سکا تو مجھے خوشی ہوگی۔ قلیل المدت کے لئے غذائی پالیسی کے امکان کا ذکر کرتے ہوئے اُنہوں نے کہا کہ اگر یہ ضروری ہوا اور اس کے بغیر چارہ نہ ہوا تو ایسی پالیسی بھی وضع کرنی پڑے گی۔

بمبئی ۳۱ر اگست۔ بمبئی کی تقسیم کے لئے جو نئی تحریک شروع ہے اس کے نتیجہ میں گجرات کا الگ راجیہ قائم ہونے کا امکان ہے۔ گجرات کی راجدھانی احمد آباد یا بڑودہ میں قائم ہوگی۔ بمبئی کے وزارتی حلقے یہ بھی محسوس کرتے ہیں کہ بمبئی کی تقسیم سے پنجاب اور آندھرا کی تقسیم کا مطالبہ پھر زور پکڑ جائے گا۔ وزارتی حلقے یہ بھی محسوس کرتے ہیں کہ اس مرحلہ پر نئی تقسیم سے ترقیاتی کاموں کو نقصان پہنچے گا ان کا خیال ہے کہ ۱۹۶۲ء تک تمام نظم و نسق بمبئی ہی سے چلایا جائے گا۔ البتہ دونوں خطوں کے لئے الگ الگ بجٹ پاس کئے جائیں گے۔ گجرات کے علاوہ ودربھ کا الگ صوبہ قائم کرنے کا مطالبہ بھی شروع ہے سرکاری حلقوں نے ابھی تک اس پر کوئی رائے زنی نہیں کی۔

دارجیلنگ ۳۰ر اگست آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ تبت میں مارشل لاء جاری ہے۔ ہر قسم کی سویلین ٹرانسپورٹ پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ اور صرف فوجی موٹریں ہی چل سکتی ہیں۔ کہا گیا ہے کہ نیپال سکم، بھوٹان اور شمالی مشرقی سرحدی ایجنسی کی سرحدوں پر خفیہ طور پر اسلحہ و ہتھیار پہنچائے جا رہے ہیں۔ چینی فوجوں نے تبت کی پوری سرحد مکمل طور پر بند کر دی ہے۔ بڑا فوجی اجتماع بھوٹان سرحد پر ہو رہا ہے۔ تازہ ترین اطلاعات سے یہ تصدیق ہو گئی ہے کہ چینی فوجیں جدید ترین اسلحہ سے مسلح ہیں۔ بھارت کے اس خطہ میں غیر ملکی جاسوسوں کی سرگرمیاں بڑھ گئی ہیں۔ چینی جاسوس سرحدی علاقوں میں کلیدی مقامات کی سروے کر رہے ہیں اور بھارت کا محکمہ جاسوسی کا محکمہ چند چینی جاسوسوں کا پتہ لگانے میں کامیاب ہو گیا ہے۔

قادیان میں جماعت احمدیہ کا اڑسٹھواں سالانہ جلسہ

بتاریخ ۱۵-۱۶-۱۷ر دسمبر ۱۹۵۹ء

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قادیان میں جماعت احمدیہ کا ۶۸ واں سالانہ جلسہ ۱۵ر ۱۶ر ۱۷ر دسمبر ۵۹ء کو منعقد ہوگا۔ جملہ امراء پریذیڈنٹ صاحبان و مبلغین کرام سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اس کی اطلاع جماعتوں کو پہنچا کر ابھی سے تحریک کرنا شروع کر دیں کہ زیادہ سے زیادہ دوست اس روحانی اجتماع میں شمولیت و استفادہ کے لئے قادیان تشریف لائیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان